1230

# یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما

الحمد للہ کہ درین ہنگام میمنت انضمام کتاب لاجواب مجموعۂ قصائد فیض انتساب
تحفۂ مقبول جناب سرور انام و ہدیۂ منظور نظر اہل اسلام مسمٰی بہ

[illegible]

[illegible]

۱۳۰۳ھ

# گلدستۂ محسن

۱۸۸۵ع

مدیح خیر المرسلین

[illegible]

از حسن تصانیف شریف کلیم طور سخندانی خلیل گلزار رنگین بیانی بلبل نوا سنج بوستان
سخنوری جناب مولوی محمد محسن صاحب کاکوروی وکیل عدالت مین پوری مقام کانپور

مطبع نامی منشی نولکشور مین بتازگی انطباع از سر نو ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منت فراوان اوس محسن حقیقی کو سزاوار ہے کہ جسکے احسانات بےنہایات کا دریا ناپیداکنار ہی
فرد تواند کہ کس از ماہیت او آشنا گشتن ٭ کہ باشد بحر احسانش محیط عالم تکوین ٭
سبحان اللہ عجب اوسکی قدرت ہی کہ اس خاکدان بے ثبات کو زاویۂ عدم ہی عرصۂ وجود مین لایا
تعالی اللہ طرفہ اوسکی صنعت ہی کہ انسان ضعیف البنیان کو جوہر عقل سے آراستہ کرکے خطاب
اشرف المخلوقات عطا فرمایا عجب وہ خداوند کارساز ہے کہ جسکی کارسازی کی نیاز ہی نظم

ستہ لا شبیہ و شریک لہٗ
محیط و علی کل شے قدیر
معین الخلائق جمیل الخصال
مبرا ز نقص و معرا ز عیب

الہ الصمد وحدہٗ وحدہٗ
کریم و وحید و غفور و رحیم
مبین و ذوی القدرۃ و ذو الجلال

سمیع و بصیر و علیم و خبیر
حمید و محیط و عزیز و حکیم
خداوند کونین و دانای غیب

اور نعت بے پایان اوس حضرت خاتم الانبیا محبوب کبریا
رہبر وہ راجل سبحان الذی اسری گوشہ نشین قاب قوسین او ادنی صاحب تاج لولاک سیاح
نہ افلاک ہادی منہاج ماعرفناک سالک مسالک ماعبدناک منبع کرم شفیع امم طایر عرش نشین
رواج بخش دین متین جناب احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و علی آلہ و صحبہ اجمعین کو لائق ہی
کہ جسکی پستی منزلت اوج عرش اعظم بلکہ بلندی لامکان سے فایق ہے نظم

سیواسطے حق نے دی ہی زبان کہون نعت احمد ہو رطب اللسان وہ محبوب حق خاتم المرسلین
پھر نبوت کا مہر مبین تھا بی سایہ جسم اوسکا جون نور پاک کہون حسن پر اوسکے روحی فداک
بیان کر سکے کیا زبان قلم ترا مرتبہ اے شفیع امم پڑھون تحجیہ صلوات شام وسحر
بھی سب آل اور تیرے اصحاب پہ

بعد حمد پروردگار اور نعت احمد مختار ومنقبت آل ومحامد اصحاب کبار بندہ خاکسار کترین گنہگار امیدوار مغفرت آمرزگار احقر العباد الی اللہ الصمد غلام احمد المتخلص لبسیفی عفی اعنہ ابن المرحوم المغفور محمد سعید جھکر سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ خدمات بابرکات مین جمیع مشتاقان حال ولادت حضرت رسول اکرم ومشتاقان جمال باکمال خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مژدہ رسان ہے مرحبا گویان ہے کہ بندے کے ایک محب خاص مخلص بااخلاص شیفتۂ جمال مصطفوی دعان نثار دودمان مرتضوی دوست والامنش مجموعہ دانش وبینش جناب خورشید حسن صاحب المخلص بہ طپش ساکن مدراس کی خواہش ہوئی اور دوسرے چند احباب کی فرمایش ہوئی کہ فدوی کے اوستاد جناب کمالات انتساب اکمل الکملا افضل الفضلا کشاف دقائق معقول ومنقول حلال غوامض فروع واصول ابلغ البلغا افصح الفصحا بلبل گلستان ثنای نبوی عندلیب گلزار مدیح مصطفوی شاعر نازک خیال ناظم عدیم المثال ہمرتبہ حسان وہمسیری مداح سرور قلم وپیغمبری عاشق صادق نبی مقبول محب واثق اہلبیت رسول جناب قبلہ وکعبہ مخدومی واوستادی حضرت مولانا مولوی محمد محسن صاحب کاکوروی وکیل محکمہ عدالت مین پوری ادام اللہ فیوضاتہ واحسانہ وابقاہ ووفقہ لما یحبہ ویرضاہ کے کلمات طیبات سے سراپای جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو قبل ازین اکثر مطابع مین زیور طبع سے آراستہ ہو چکا اسکے اکثر مضامین مین بسبب عدم ملاحظہ نظر ثانی مصنف وبباعث سہو کاتب نہایت فرق واقع ہوا ہے اسلیے بہتر ہے کہ اگر اب بکوشش تمام وتصحیح مالا کلام مع مثنوی صبح تجلی ودیگر قصائد نعتیہ مصنف موصوف کہ جو ابتک قالب طبع مین نہ در آئے ہین حلیۂ طبع سے محلی ہوکر شائقین کو آئینۂ ظہور مین جلوہ دکھائین تو اغلب ہے کہ منظور نظر انام ومقبول طبائع خاص وعام ہو جوہر شناس اس گوہرہای گرانمایہ کو

ہاتھون ہاتھہ اوٹھا لینگے زلیخا طبیعت ان یوسف طاقتونکو چاہ سے آنکھونمین پتلیون کی طرح
ٹھانینگے پس حسب الارشاد صاحب موصوف وبموجب فرمان شائقان معروف فقیر حقیر نے اس
امر کی تعمیل کو سعادت دارین جانکر اصل نسخہ سراپا ہی خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
جناب مولوی صاحب مدظلہ العالی سے لیا اور مثنوی صبح تجلی و دیگر قصائد نعتیہ ساتھہ اسکے
شامل کیا اور اس مجموعہ کا نام گلدستۂ محسن رکھکر بڑی کوشش اور اہتمام سے نہایت سعی وانتظام سے
جناب فیضمآب منبع فتوت ومخزن مروت چشمۂ لطف وکرم صاحب والاہمم مشہور نزدیک ودور
جناب منشی نول کشور صاحب مالک مطبع اودھ اخبار کی خدمت فیضدرجت مین بوساطت
مجمع خوبی ومرجع خوش اسلوبی سلیقہ شعار ستودہ کردار جناب منشی بشیشر دیال صاحب کی
گذرانا جناب موصوف نے نظر بر افادۂ عام اسکو زیور طبع سے مزین فرمایا فدوی نے حق تالیف
مالک مطبع کو ہبہ کیا اسلیے کوئی صاحب بدون اجازت صاحب مذکور کے قصد
طبع کا نفرمائین نفع کی امید پر نقصان نہ اوٹھائین اور جسقدر نسخہ مطلوب ہون مطبع اودھ اخبار سے
منگوائین اور جو حضرات اسکے مطالعہ سے سعادت اندوز دارین ہون لازم ہے کہ اس عاصی
پر معاصی اور مصنف صاحب کو دعای خیر سے فراموش نفرمائین

✤ بر کریمان کارہا دشوار نیست ✤



بسم اللہ الرحمن الرحیم

# سراپای رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱

الحمد للہ شب غم نے اوٹھایا بستر
مژدہ اے دل کہ ہوا نور خدا پیش نظر

مرحبا طالع بیدار مبارک ہو سحر
بارک اللہ جمعیت کا ہے رنگ دیگر

یون خرامندہ ہے شوخی قلم رعنا ہے
بال پرواز پری جیسے کہ یون پر اوڑتا ہے

موج ہے جس سے خجل غرق عرق دریا ہے
آہوئے شوخ ہے کیا کبک خرامان کیا ہے

گر نہو پاس ادب تو مجھے کچھ دعوی ہے
سجدے کرتے ہین ملائک مرا وہ رتبہ ہے

کوئی شاخ آہوؤن کی جلوہ گری ہین تو نہین
کوئی سحاب کا پر کبک دری ہین تو نہین

۲

لامکان تک لیے جاتی ہے مجھے طبع رسا
گر گیا عرش کے پایہ سے سخن کا پایہ

ہو رہا ہے صف ارواح مین کیا چرچا
خیر مقدم کی چلی آتی ہے ہر سو سے صدا

رنگ گلزار معانی کا عجب عالم ہے
برگ گل چاند کو ٹھکرا لیسے بھلا کیا کم ہے

غنچہ کو دیکھیے تو صبح کا بھرتا دم ہے
سرو رعنا نہین آئینہ قد آدم ہے

بزم قدسی کا بولایا ہوا مہمان ہون مین
ملک آنکھون پہ بٹھاتے ہین وہ انسان ہون مین

ہر سحر شمع تجلی ہے لگن تھالے ہین
نام ظلمت نہین لائی کے یہان لائے ہین

۳

آج کس قوم سے خدام سخن آتی ہین
تنگی بزم جہان دیکھ کے گھبراتی ہین

مسندین فلک کی محفل مین بچھا جاتی ہین
گاؤتکیہ کرۂ ارض کا اوٹھواتی ہین

سطر سنبل گل ہے تو جو ہے غنچہ نقطہ
طوطی بولا کہ مرا خامہ کا میان ٹھہرا

کاغذ مشق ہے کہ سیر چمن کا تختہ
کیون نہو آج مین لکھتا ہون سراپا کسکا

جشن کا روز ہے معنی کے شہ اقدس کا
اور اونچا کرو خیمہ فلک اطلس کا

سبکو گلدستۂ باغ ابدیت کہیے
خندۂ صبح بہار احدیت کہیے

۴

ہم دکھاتے ہین طبیعت سے تماشے کتنے
حل کیے غنچۂ خورشید سے نکتے کتنے

عالم نور مین چھپوا آئی ہین نسخے کتنے
عقد پروین سے لکھے ہین معمے کتنے

گیسوئے حور قلم ہو کے بنے خامۂ مو
کیون نہو ان سے کہ لاؤ مجھے شاخ شبو

کہ ہون آراستہ تصویر سخن کے گیسو
کہ شب معراج مین ہو نکہت مشکین ہر سو

سادہ کاغذ ورق مہر درخشان ہے آج
دست مجنون عطارد مین قلمدان ہے آج

منشی دفتر اعلی کا کرم کافی ہے
مشق کرنیکو مرے لوح و قلم کافی ہے

٩ رونمائی کی یہ ترکیب ہے کہ شمع سجود
گوندہ ہو شجرۂ طوبی کا بقدر مقصود
جسکی ترتیب کو جبریل امین ہین موجود
پانی مین چشمۂ کوثر کے گہر ہو کے ورود

صورت ویسی ہی ہو پر انوار کہ مکمل
شمع سے طور معلی کے اور ایمن کا جبل

١٠ رنگ شنجرف کا بھی لب لعل کو ہی سامان کیجیے
خضر کیسا لک آب از لی مرجان کیجیے
لالہ زار اپنے سخن کا چمنستان کیجیے
لعل کے واسطے تسخیر بدخشان کیجیے

وقت ہی بر ہمی انجمن گردون کا
کہ شفق پر بھی ارادہ ہے مرا شنجرن کا

١١ اور کاغذ کا تو ہی عجب انداز کیا
کھینچی تصویر ادھر جلوہ گہ ناز کیا
پردۂ چشم کو قرطاس خود اعجاز کیا
جو ہوا ہون ہاتھ مین ہی عجب اعجاز کیا

شعلۂ طور کا کاغذ پہ کھنچا نقشا ہے
خاک انگارہ کف دست ید بیضا ہے

١٢ کیوں نہ سوجان سے ہو گلزار بہاری
یہ وہ صورت ہے کہ دیکھی نہ سنی ایسی کبھی
محو نگینی تصویر سے ساماں ہی بنی
تھی یہی شکل مقدس کہ ازل مین جو کھچی

نازش سے خامۂ قدرت نے کہا واہ ہی مین
اور تصویر یہ بول اٹھی کہ اللہ سے ہین

١٣ کیسی تصویر کہ ہے صبح بہار امکان
کیسی تصویر کہ ہے لوح و قلم نور افشان
کیسی تصویر کہ ہے آئینہ پر انجم پنہان
کیسی تصویر کہ ہے کلک مصور نازان

کیسی تصویر کہ سب صل علی کہتے ہین
کیسی تصویر کہ سب جل و علی کہتے ہین

١٤ کیسی تصویر جسے کھینچے نقاش ازل
خود لگا کہنے کہ ہر وصف مین ہے اکمل
تیری صورت کی ہے معنی پہ تقدم اول
انبیا شرح مفصل ہین تو متن مجمل

تو ہی خورشید ترے سامنے انجم ہین نبی
تو ہی تسمیہ تصویر مین تو سب ہین قطبی

١٥ تو ہی کہ آدم و نوح تو ہی سلیمان خاتم
خلعت خاص خلیل اور برکات آدم
فکر یحییٰ ہے تو ہی ذکر زکریا ہر دم
شکر یعقوب و صبر دل ایوب بہم

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

١٦ ابو الحسن کا تجھ پر ہوئی ختم تکمیل
خضر و الیاس کا ہے شرف اسمٰعیل
آدم و نوح کی کشتی تجھے او جبا
اور ہوا کی بھی ہے سرو قد باغ خلیل

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

١٧ دین یکبار اگر مری گھر میں اجالا کر دی
قتل مرد کہ پڑا ہون مجھے زندہ کر دی
طالع خفتہ کو اچھے تم زلیخا کر دی
دستگیری مری فرما مجھے برپا کر دی

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

١٨ کیونکر بیان کرون کتنی تو سودا ہی مجھے
غبطہ ہی گر ہے اعجاز مسیحا ہی مجھے
طور پر جاؤں تو غم ناحق کا کھٹکا ہی مجھے
سچ تو یہ ہے کہ تری گھر مین ہی کیا ہی مجھے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

١٩ واہ تصویر ہو گر بات کی قسم تصویر
لیکن آئینہ وحدت میں ہے خصم تصویر
ہی دل و جان سے فخر امم تصویر
عالم نور ہے سر تا بقدم تصویر

سایہ زیبا ہی نتھا آپکے قامت کیلیے
روشنائی تھی یہی مہر نبوت کیلیے

۲۰ چشم محبوب خدا انور کا اک تیلا ہے
اوسکی قامت کو بھلا سایہ مناسب کیا ہے

سایۂ حق وہ شہ منزلت طٰہٰ ہے
سچ ہی محبوب جو لاثانی ہو وہ یکتا ہے

لاکھہ عاشق ہون مگر لطف دو محبوب نہین
ظل حق ہو تو ہو پر ظل بہی خوب نہین

۲۱ قدکی اوصاف رکھو یاد نہ بھولو بخدا
آب آئینۂ باطن سے وضو کر کی ذرا

سجدہ سہو نہین ایسی عبادت مین روا
اتنی دو رکعت کرو نیت صادق سے ادا

اوٹھہ کھڑے ہوئیے تعظیم دم طاعت ہی
یہی تکبیر مین عشاق کی قد قامت ہی

۲۲ عرش و کرسی بھی اچھا ہی مرا ذہن رسا
ای فلک فکر باندازہ ہمت ہے بجا

اب بیان مد مضمون ہی کہ وحی ہے یہ
تو و طوبیٰ و من و قامت محبوب خدا

قد بے سایہ ہری چشم تمنا مین رہے
سایۂ طوبیٰ کا ترسے عالم بالا مین رہے

۲۳ راستی ہر آئینہ ایمان ہی دلا
دیکھی دونون الف اوسکی تو کھلا یہ نکتا

کہدو ایمان سے کہ وہ قد ہی الف یا اسکا
ایک احمد کا الف ایک احد کا ٹھہرا

سر یکسان حدوث و قدم اول کو عبور
دوسرا وادی ایمن مین ہی شمع سر طور

۲۴ سر اقدس جناب لب دریای قدم
میم احمد کا ہی دامان احد سے منضم

درۃ التاج ہی اس بحر کا یہ قطرہ نم
یون حدوث اور قدم آکے ہوئے ہین باہم

قطرہ بگرفت لب از بحر جدا نیم ہمہ
بحر بر قطرہ ببخشد بہ کہ ما ئیم ہمہ

۱۸ لیہی است گناہ آپ نے اپنے سر پر
دل گنہگارون کا ہاتھ مین آیا سب روز شمار آئی نظر

بخشش حق ہوئی ہم پر متوجہ کیونکر
زلف مشکین کو دکھا کر جبین پیغمبر

ہان چلو حشر کے بازار کا سودا دیکھو
نقد سرمایۂ امت کا سیاہا دیکھو

۱۹ سایہ ہی فرق ہمایون پہ جناب حق کا
عالم غیب کا سردار ہوا جلوہ نما

پر و بال اوسنے پہ نہین رکھو ری ہما
نہین سرکار یہ سلطان کی بیباکی حاشا

کفر کا کاکل پہ پیچ و خم سے ورہی
نہ ختن ہی نہ خطا ہے نہ یہ عنبر سر ہی

۲۵ خوشنویس ازلی کا ہی وہ ابرو قلم
اہل ایمان کے لیے موی سر شاہ امم

ہر الف ہی ادب کا سند مستحکم
خط گلزار مین ہی سنبل گلہای ارم

کوچۂ خلد نظر آتی انکا دنیا مین
خوب فردوسیہ لکھا ہی خط طغرا ایمن

۲۶ رخ پر نور کا ہی کاکل شبگون سے ظہور
سنبل مین ہی عیان جلوۂ ماہ پر نور

دیکھہ لو دامن موسی کی تلے شعلۂ طور
ابر رحمت مین ہی خورشید قیامت مستور

شب معراج مین ہے شمع تجلی روشن
لیلۃ القدر مین ہی نور الٰہی روشن

۲۷ وصف پیشانی مین جو تا ہی قلم سر بزمین
مصحف گل ہی رخ خاتمہ نسخۂ دین

رخ بسم اللہ ابرو جسے کہتی ہین یقین
سورۂ فاتحہ مصحف گل ہی وہ جبین

گلشن عالم تنزیہ رخ زیبا ہے
اوس گلستان مقدس کا یہ دیباچہ ہے

ہین دو ابروے دینہ سیب جبین انور
طاقی یا فانہ خورشید کی آئینہ مظہر

نقشہ ابرو کا دکھا ہو جو عطارد کو کبھی
مہ نو تیغ سے مریخ کی ہو دو پیکر

خواب میں بھی جو مہ نو سی جبین پیش آئے
مشتری سی طالع کنعان کی زحل ہو جائے

دیکھو ہم پہلوے پیشانی انور ابرو
ابروی دم خنجر ہیں مقرر ابرو
ہیں اسی آئینہ صاف کے جوہر ابرو
موج دریاے شجاعت ہیں سراسر ابرو

مہ کامل میں مہ نو کی یہ تصویریں ہیں
یا کھینچیں معرکہ بدر میں شمشیریں ہیں

ایک رگ کی نخفی ہی یا میں و دو ابرو سیاہ
طرفہ تشبیہ پہونچی ہے خندانگی نگاہ
کہ نظر آتی ہے وقت غضب شاہنشاہ
الف اسم چھپا ہو ہی بسم اللہ

نقطۂ وہمی میں عجب ابروؤں کے طاق ہوئے
الف طاق چھپایا تو عدد طاق ہوئے

رگ جو کاندھا ہی تو شاہین ترازو ابرو
آنکھ پڑ جائے اگر جانب است ہمو
مردمک سنگ ہی اور پلہ ہی چشم دو چجو
سامنے رکھی ہی میزان قیامت دیکھو

آپ پلہ پہ ہمارے ہوں تو کیا کھٹکا ہے
مردم چشم کہیں ہمنے اسے تولا ہے

طرفہ مضموں ہے مجھی پیش نظر ہو آگاہ
ایسی نرگس کہیں دیکھی ہے نہ بادام سیاہ
منظر چشم نہی پر بھی نہ پہنچی نگاہ
چشم بد دور عجب آنکھ ہی ماشاء اللہ

لاکھ اگر اچھی سے اچھی کوئی تشبیہ کہے
یہ مشکلیں ہمارے سخن گو نظر نہ کہے

اک نیا نسخہ لکھا لوح دل پر جو ہے
پلکیں اکسیر کی بوٹی ہیں سنا اکثر سے
نسخہ پر سیم کی لکھیں جسے آب زر سے
بوٹہ چشم پہ ہے آنچ رخ انور سے

صدقے تھے اسے دولت بیدار ترے سونے کے
ڈھیلے آنکھوں کے نہیں ڈھیلے ہیں یہ سونے کے

گوش پر نور تہ زلف شب آسا مستور
رنگ کا اونکے صبا سے کہے چمن میں ہکا نو
کہیں دھو کے سے بھی دیکھے تو سحر ہو کافور
کہے گل سے کہ ہوا ہو نہ پھر یہ حضور

گوہر وصف سے گر دامن دریا پر ہو
یوں صدف سے کہے موتی کہ بس اچپل در ہو

سر فلک گوش قطب گو یہ تشبیہ ہی تیز
ہر زمین کعبہ ابرو کی بڑی گو دم خنجر
چشم کا یہ اشارہ کہ کر واس سے گریز
رخ کی میدان میں ہر اک ذرہ ہے شمس تبریز

گوش و بینی کو بھی دیکھ کے سب کہتے ہیں
قطب و صاحب الانفاس یہاں رہتے ہیں

بینی اقدس شاہنشہ عالی منظر
نخیر روحی کا بلندی پہ ہمایوں اختر
آب آئینہ رخسار کی موج انور
یوسف حسن کا معراج ہی یا پیش نظر

صفحہ خد مبارک پہ الف بینی ہے
دیکھنا عارض انور کا خدا بینی ہے

صورت چشمہ کوثر ہے لب جاں پرور
شاخ اوس نخل کی ابرو ہے حباب اطہر
نخل ہا دام و جا بینی ہی لب کوثر پر
ادہر اوس شاخ میں عینین مبارک ہیں ثمر

دل عارف اوسی کے سایہ میں دم لیتا ہی
نور ایمان اسی سایہ کے قدم لیتا ہی

چشمہ مہر ہلیس کہ میں اب رونق ہی
وصف رخسار ادا کرنیکا مجھ پر حق ہے
صفحہ ماہ تک انگشت قلم سے شق ہی
رنگ رخسار سحر سامنے جسکے فق ہی

مطلع صبح بیاضی ہے کہ نور انی ہے
حسن مطلع یہ مگر فرد ہی لاثانی ہے

روبرو آئے جو آئینہ تو اک سکتا ہو
شامت آجاے جو خورشید کو یہ سودا ہو

شمع کی بھی دھوین اڑجائین جو کچھ دعویٰ ہو
صبح ہوجاے قمر حسن پہ گر بھولا ہو

حشر برپا ہو جو کنعانی مقابل آئین
چرخ پر سورۂ یوسف کو ملک لیجائین

روبرو جلوۂ خورشید کی سایہ کیا ہی
عاقلو غور سے دیکھو کہ یہ نکتہ کیا ہی

سامنے شمع منور کی اندھیر اکیا ہی
اٹھی ہر چند نے مین بھلا آپ کے شبہ سکیا ہی

کوئی تدبیر تو پڑھنے کی بجا ہی نرہی
نور رخسار سے حرفو ن مین سیاہی نرہی

لب جان بخش کی تشبیہ دم عیسیٰ سے
آب حیوان نے کہا خضر کی گویہ پھیکی دے

دیکھ شدہ ہو رہی گرچہ مسیحا بھی مجھے
اب فقط اہر گھڑی خورشید جھوٹے شوشی

کیون یاقوت تو وہ باتین یہان پائی نہین
لعل سمجھون اوسے آنکھین مری پتھرائی نہین

فکر وصف دندانین کہا راساں اندان
جسکی تشبیہ نہو اوسکی صفت کیا ممکن

رات بھر تارے ہی گنتے رہے ہر محسن
یون تو ثابت ہے کہ سیارے ہین ثابت لیکن

غور سے دیکھیے تو شبہ کے یہ چھپائی ہین
بالب ساغر افلاک سے تجلی ہین

قطرہ سایل تشبیہ ہوا ور وکر
پانی پانی ہین ہوا جوش عروت سے اگر

آیا دامن مین الہی گر دیتیمی گوہر
معنی تازہ طبیعت سے کھلی یون ان پر

کہ درین قطرۂ سایل نم لاتقہر نیست
دریے دریتیم آیۂ لاتقہر نیست

اک تبسم ہے کلید در جنت ہی یہان
ہوئے غفار کی دندانہ تشدید عیان

نامۂ بخشش امت ہی جو حضرت کی زبان
نقطہ اللہ ہر نامہ ہی سلک دندان

نامہ ملفوف لبو نہین ہے بطرز دلخواہ
ہے لفافہ پہ خط پشت لب انشاء اللہ

اسی سخن دان کیسے پوسر اردو مین کسنے بیان
پیچ یچ مین تھا گوہر کے جگر تنگ دندان

ملگیا خاک مین جو چشمۂ آب حیوان
درج یاقوت مین ہے آتش حسرت کا دھوان

رنگ غنچہ کا اڑا گل کی تعلی جھوٹی
منہ پہ پستہ کے ہوائی یہ ہوائی چھوٹی

کوئی کہتا ہی کہ اوسکو شکرستان کہیے
خضر بولے کہ اوسے چشمۂ حیوان کہیے

کوئی کہتا ہی ملاحت کا نمکدان کہیے
اور سلیمان نے کہا خاتم یزدان کہیے

ہر جگہ مشتہر اوسکا لقب تازہ کیا
حقتعالی نے اوسے صاحب آوازہ کیا

غنچہ دہن پیش کیے گرچہ ہزار ون مضمون
مین تشکاف قلم منع اوسی کیون نکرون

گفتگو اسمین ہے بولی مری طبع موزون
جس سے ظاہر ہوا سر سخنی کن فیکون

شعرا نے اوسے کیا جانیے کیا کیا سمجھا
اسم اعظم کا اگر ہمنے معمّا سمجھا

رئیس رسل کو نبوت کا رسالہ کہیے
سر فرمان خدا کا خط طغرا کہیے

کشش خط شکست دل اعدا کہیے
کلک تقدیر کا یا خط شفیعا کہیے

اسکی رو داری سے اللہ نے بخشا ہمکو
ہے شفاعت کی سند خط شفیعا ہمکو

رخ پر نور ہی قرآن کا پہلا نسخہ
مشکل از بسکہ تھا مضمون دہن کہیں کہیں

ہاتھ سے ایزد جسی خامۂ معنی نے لکھا
اسلیے حاشیہ لکھا ہے خط رنگین کا

رخ جو ایمان ہے تو یک جزو ہے یہ ایمان کا
ہے نیا حاشیہ یہ صفحۂ قرآن کا

۵۲
لکھ پاک الف صاد ہے چشم زیبا
چہرہ پر ہے خط گلزار سے یعنی لکھا
لام گیسو ہے نہیں کچھ فرق اصلا
کہ وہ ہے اصل ہے خلقت دین و دنیا

جمع خاطر ہو تو یکجا یہ سماں ہے کیجے
دیکھی تفسیریں بہت اک نئی تضمین کیجے

۵۳
پردہ کعبہ ہے گیسوے حبیب یزدان
اوس میں ابروے مصلا ہے نگہ کا دامان
اور محراب حرم کا ہے وہی دیکھو گمان
حرز چشم ہے بیٹھا ہوا اک ناظرہ خوان

زیر رخسار مبارک وہ خط ریش لطیف
رحل ہے جس پہ کھلا رکھا ہے قرآن شریف

۵۴
لونگ کانوں میں ہے روشنی طبع دلا
نہیں پروانگی باقی ہے مگر فکر رسا
شمع کافوری گردن کا دکھا جلوہ
پریشان ہیں حلقے بھی گہر کی اندیشہ کھا

سرفرازی اسی گردن کو بہت زیبا ہے
آتش حسن گلو سوز کا یہ شعلا ہے

۵۵
بارک اللہ وہ گردن ہے کہ فوارۂ نور
کیسی مینا و صراحی کا بیان کیا مذکور
جیسے وہ عرش ہے شمع ہے شمع طور
بزم شہ ہر کی گہر اوسی مینا سے ظہور

جس کی کیفیت اگر دیدۂ باطن میں نہ آئے
خواب میں شربت دیدار حق اچھو ہو جائے

۵۶
بال گردن سے جھکے آتے ہوا پر ہر شام
بستہ گیسو لیے خانۂ ایسا داوہ بین
گرد ف نکر میں اوفرحسہ میں یا تحسین
انتخابی ہیں اشعار بیاض گردن

ہر تسبیح دو رو چہ آہستہ بسر می بردونی
تا کہ مسودہ گیسو بہ بیاض آوردی

۵۷
صفت مہر نبوت کا بیان ہو کیونکر
مہر کی نسبت کو مہر دہن ہے عجز لگا کر
خامشی مہر دہن او سخن ہر شش شد
کہ ہوا نامۂ پیغامبری ختم اثر

ہوئے پھر بھی جو سیہ دل شقی گمراہ
ختم اللہ علی قلوبہم انا للہ

۵۸
مہر انور کی جو معلوم ہے وہ حرف تمام
راست ہے دعوی مقبولی دین اسلام
کیا اوس سے نمایاں تھا نہیں اس میں کلام
ایک ہی مہر شہادت میں لکھے ہیں دو نام

نئے انداز کی یہ مہر ہوئی عالم گیر
ایک سکے میں محمد نام شہنشاہ و وزیر

۵۹
دست رنگین کی صفت یار خدا یا کیا ہے
طوطی ناطقہ اس باغ میں چپ بیٹھا ہے
شاخیں رنگین جو کہوں شاخ گل رعنا ہے
بلبل طبع کو غنچہ کی طرح سکتا ہے

ہاتھ باندھے ہوئے جبریل کھڑے رہتے ہیں
دستۂ گلچین کو یہاں دستۂ گل کہتے ہیں

۶۰
ہاتھ کھینچے ہو ہے رنگ حنا کا نوق
کلک شاخ نے جب صفحہ کی بخشی رونق
قلم انگشت شہادت ہے کف افسوس ورق
ہو گیا سینۂ عطارد کا بھی رشک سے شق

رنگ و بو ظاہر و باطن کی سب اکھری ہے
میری ہاتھوں نہ یہ تصدق ہوئی گجر اتر کر

۶۱
بند دست آپکا ہے یا کوئی خمسہ کا بند
اوس کی ہر اک ہے وہ مصرع موزوں بلند
طبع اوستاد ازل بھی عجب نازک پسند
انگلی رکھ سکتی نہیں جس پہ کہ ہیں دانشمند

مجھکو فخر صفت پنجۂ اقدس بس ہے
اس مسدس نے تفرش کو یہ مخمس بس ہے

۶۲
گو کف دست مبارک میں گنہ گار ہوں
غور کیجئے تو شفیعہ ہیں نا ظر خواہ

مہر انور ہی ہتیلی سے تو ناخن شاہ
دونون جسکے تھے مقابل ہو وہ انگشت

ہمنے یہ معجزہ عقدہ انامل دیکھا
اک گھڑی مین مہ نو کو مہ کامل دیکھا

کون لکھے صفت سینۂ صاف سرور
اور کہتے ہین فرشتے ہی حیران ہوکر
دست برسینہ ہین حسرت سے یہان جن و بشر
لوح محفوظ ہی یا عرش خدا پیش نظر

صدر ایوان رسالت کا عجب سینہ ہی
صورت علم لدنی کا یہ آئینہ ہی

صاف وہ ہوتی ہے کاغذ سیمین شفاف
ہان مگر سینہ ہی اک خط مشکین تا ناف
جیسے نقطون سے حروف الگ رکہین صاف
جسکو کہتا ہی سخنور کشش مرکز کاف

صدر پر نور کے شق ہونیکی تمثال ہی یہ
عقل کہتی ہی وہ آئینہ ہی اور بال ہی یہ

مخزن گوہر اسرار شب اسری ہے
جو کہ لبریز لطافت ہی یہ وہ چشمہ ہی
شرح صدر شہ عالی کا یاک نکتہ ہے
جسمین مواج لطایف ہین یہ وہ دریا ہے

خط نہین سینہ مین شاہنشہ بحر و بر کے
عنبرین موج ہی یہ بحر مین گویا بر کے

۹۷
گرچہ پرواز مین اندیشہ ہی بال جبریل
نہ ملی پر کوئی نازک سی کمر کی تمثیل
اور آجیا مضامین مین ہے فکر اسرافیل
ہو گیا ہمچو دل لفظ عدم لفظ عدیل

قاف تک ہمنے بہت کاف کمر ڈھونڈھا ہی
کمر یار دیکھی ہین پر ایسی کمر عنقا ہے

ہیچ اس جا ہی کسی تیغ و کمر کا مذکور
تا کمر غرق عرق ہوگئی سب اہل غرور
اوسکے اوصاف مین مشہور میان ہی مشہور
سامنے اوسکے کوئی باندھی کمر کیا مقدور

سنکے اوصاف شجاعان جہان گھبرائین
چہٹے میدان مین جو آئین تو ہرن ہو جائین

لا خط نسخ مین لکھو تو کہون اک نکتہ
واہ کیسا کمر و ناف پہ خط نسخ کہچا
لام الف کا ہی تقاطع وہ کمر صلّ علی
کمر یار کو معدوم ہی سمجھے شعرا

نہین ثابت قدم اس نفی سے استثنا بھی
یہ وہ لا ہی کہ نہین اس سے بچا الا بھی

۹۹
سر عالم ہی خدا کے قدم پاک نبی
ہاتھ آیا ہی جو کاغذ تو یہ حسرت ہی
وصف مین جسکی سخن دانکا گھٹنی بی
نہین چلتا ہی اگر پا قلم مین مہندی

سر زانوے ادب آگے سخنگو بیٹھین
فکر عالی کے فرشتے بھی دو زانو بیٹھین

دیکھ کیا اوسکی شمشاد و صنوبر ہی مثال
سرو جنت نکل آئین پئے استقبال
چمنستان ارم اوسکی قدم کی ہی نہال
کہی سبزہ کہ کبھی شوق ہی کچھ پامال

مثل بلبل کے سر راہ بچھائین گل چشم
فرش فردوس گلابی ہو تو ہو بلبل چشم

شہرہ ہی عالم بالا پہ قد رعنا کا
ساق ہی نخل تمنا ملا اعلی کا
سر افلاک ہی فدیہ قدم والا کا
خاک پہ غازہ ہی حورون کے رخ زیبا کا

رکھ دیا آپنے جس فرش پہ دو بار قدم
بڑھ گیا پایہ مین وہ عرش سے بھی چار قدم

ہمدم ہین گرہ پا ہی گر حسن پا کر
ناخن پا جو ذرا عقدہ کشائی پر آئی
شمع کو رشک ہی جانا گر سر یہ اور تھا
گرہ ہی یہ وہ خوبان کی حقیقت کھلی

بہ تو گر کہین پہ ختی کا خمیازہ کرے
ناخنہ چشم فلک مین گلشن تازہ کرے

| | | | |
|---|---|---|---|
| تو مبارک ہو قدمبوسی حضرت محسن<br>اب نہین باقی ہے کچھہ خواہش ہمت محسن | کسکو ہوتی ہے نصیب ایسی سعادت محسن<br>آرزو اتنی ہے بس روز قیامت محسن | ہے یہ امید کہ جب گرم ہو بازار نشور<br>تو سراپا یہی تم عرض حور و قصور | یون کہی بادشہ بارگہ عالم نور<br>ہین کہو ان واہ مجھے یہی نہین ہے گر منظور |
| سر کے بل جاؤن جو نقش قدم سرور پر<br>صاف محشر کی زمین رکہ لون اوٹھا کر سر پر | تمت | مستفتہ حاضر ہے مگر اسکی یہ ترکیب نہین<br>کھونٹے دامون بکے یوسف کی یہ تصویر نہین | |

دیباچہ مثنوی صبح تجلی از نتائج افکار منشی محمد اکرام اللہ صاحب المعروف بہ فیضی الکاکوروی زینت افزائی سادہ [illegible] منتخب [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خداوندا شب معراج کن صبح بیان ما ✤ پر جبریل گردان خامۂ عنبرفشان ما ✤ براق فکر برق آہنگ آہنگی دگر دارد ✤ بہ نیم بادرین میدان کہ باشند ہمعنان ما تجلی صبح تجلی بہ پیشانی حمد وثنای خداوندیست کہ عارض شب زندہ دار ماہ سینہ افروز داغ نیاز اوست و از خشک مغزی آفتاب سوختہ گرمی مہر نگاہ از او ✤ ای دل ہر ذرہ از مہر تو تاثیر ے ✤ سرست ہوا ے تو در صومعۂ ہر پیرے ✤ ظاہر شدہ بر عاشق در گرد سرکوئیت ✤ ہر ذرۂ خاکی را خاصیت اکسیرے ✤ اما بعد دیدن را الوید سرمۂ مازاغ البصر عاطفی اکشیدن و شنیدن خط جلوہ خرموسی صفا دیدن را صبح تجلی از مطلع طبع سخنوری در دمیدنست و تجلی صبح از چاک خامۂ معنی گستری برخ کشیدن سے کہ صبح وشام کو وقف عبادت دلش گنجینۂ نور ارادت ✤ از اینجاست کہ خامۂ او شاخ نخل طور سیناست و نامۂ اوراق ہو الا وحی یوحی گردش کلکش اگر طواف حاجبات حرم کلکش و دعای مناجاتیان قنادیل حرم دوایر حروف نگینش محراب کعبہ دات نور انگینش زیر و زبر شش قرگان حور جنان نقاطش تسبیح دردمندگان بیاضش آیۃ السطورش تجلیکدۂ طور سواد الفاظش سویدای دیدۂ حور صفای صفحۂ [illegible] یوسف مصرفہ قرطاس و آب و تابش سوزن علیشی و رشتۂ مریم جیب و شیرازہ بندی کتابش ہنگام اگر غبار وادی ایمن خاک اوست لعابش مرہم دیدۂ اولی الابصار جائزۂ قلم پاک او کرد لکش از جوہر آہن ذوالفقار فطرتش را چوب سدرۃ المنتہی طیار و آتش را خضر از چشمۂ آبحیوان آب داد روشنائیش را آئینہ داری ید بیضا در کار لیقۂ او ملبوس صوفیان صاف اعتقاد پوششش قلمدانش غلاف کعبۂ عالی بنیاد تعالی اللہ کلیم کلامیکہ طور سخن افروختۂ روشنی فکر اوست سوختۂ آتش انگارش گلزار ابراہیم از فیض ذکر او کج نگاہیکہ سوی گلستان تصنیفاتش دیدۂ سیاہی بنفشۂ این گلشن سرمہ است مبنی کشید و دو بینیکہ جانب بستان تالیفاتش خرامید انگہای عنایتش بوی وحدانیت شمید زہی غنچۂ طبعان گلشن معانی نماہ نسیم بہشتیش گلکش شگوفہ ار اوت شگفتن و لالہ داران انجمن را آب و دانش داغ معانی شستن روزی باد و شوخ چشمی نرگس الفاظش اگر چشم نمای آموزگاران مکتب معانیست سنبل سطورش تازیانۂ معلم مدرسۂ نکتہ دانی گردانید

| | | |
|---|---|---|
| | بسم اللہ الرحمن الرحیم | |
| حال ولادت صبح اکرم | ۹ شہر ۱۱ ہجری نبوی صلعم | صلی اللہ علیہ وسلم |
| ۸۴۶ | مثنوی صبح تجلی | ۸۴۷ |

بیضاوی صبح کا بیان ہی
آثار سحر ہوئے نمایان
عنوان فلک ہی در منثور
معمورۂ دہر تا بیابان
عالم مین ہے آفتاب تاثیر
آنکھین نظارہ کی طلبگار
ہین شرق سے غرب تک پریشان
پستی کا دماغ آسمان پر
مضمون طلوع صبح صادق
ظلمت کا چراغ بے ضیا ہی
روپوش دبیر چرخ اخضر
زہرہ کا سفید ہو گیا رنگ
ہی مطلع صبح صادق استاد
ہنگام سپیدۂ سحر گاہ
کیفیت وجد مین ہے بلبل
نوبت ہی صداے قمریان کی
اک شاخ رکوع مین جھکی ہی

تفسیر کتاب آسمان ہے
سیپارہ لیے ہوے ہی دوران
لوح زرین سورۂ نور
ہمطالع کشور بدخشان
آب حلب و ہوای کشمیر
نظارہ کا بخت خفتہ بیدار
نور عینین پیر کنعان
اوج افلاک مہر گستر
مشہور روایت مشارق
انجم کا ستارہ ڈوبتا ہی
ظلمت کا سپاہ کر کے ابتر
نظم پروین کا قافیہ تنگ
از دیدۂ فوتت صاد بر جا
ساعات مین غزوۂ شب کی واللہ
ہی وقت نزول مصحف گل
طیاری ہی باغ مین اذان کی
اور دوسری سجدے مین جھکی ہی

ہے خاتمۂ شب دل افروز
واللیل کو ختم کر چکا ہے
اطراف بیاض مطلع صاف
ہر دشت ہی مثل دشت ایمن
جزدان سپہر مین ہی پنہان
منظور ہے حسن کا تماشا
وہ سورۂ یوسف تجلی
وہ ہے بلغ العلی کی تفسیر
موقوف حدیث شب کی تصحیح
مہتاب کی چاندنی ڈھلی ہی
اہل مد کہکشان ہے مفرور
ہی فکر سپہر رات بھر کی
ہے وقت اخیر شب خلاصا
یہ مخبر صادق البیان ہی
سبزہ ہی کنار آب جو پر
محو تکبیر فاختہ ہے
سوسن کی زبان پر مناجات

دیباچہ نگار نسخۂ روز
آمادۂ درس والضحی ہے
والفجر کے حاشیہ پہ کشف
ہر کوہ بر رنگ طور روشن
مشکوٰۃ شریف مہر تابان
ہر دیدہ ہے دیدۂ زلیخا
یہ مطلع مصر کی عزیزی
یہ ہی کشف الدجی کی تعبیر
رکھ دیجیے طاق پر مصابیح
مریخ کی سست اختری کا ہی
پروانہ نویس شمع کافور
لیا بات ہی مطلع سحر کی
الواح زبرجد فلک کا
پیغمبر آخر الزمان ہی
یا خضر ہے سبزہ دھوپ
قد قامت سرو دلربا ہی
جاری لب جو ہی التحیات

تسبیح شگوفہ یا مصوّر — تحریر تاک رب اغفر
غنچوں مین ہی خامشی کا عالم — یا صوم سکوت مین ہی مریم
پابند زکوٰۃ نامیہ ہے — کانثار زر گل کو تولتا ہے
سالک ہی چمن مین نہر موزون — مجذوب ہی شاخ بید مجنون
ہر تخم بجلوت آرمیدہ — ہر ایک ثمر خدا رسیدہ
خدمت مین بہار کی صبا ہی — سبزہ سنبل کا بالکا ہے
ہے استغراق نیلوفر کو — پاس انفاس ہی سحر کو
وحدت ہی چمن مین مغز یا پوست — صادق ہی بہار پر ہمہ اوست
کہتا ہی اشارۂ تحبالو — موتوا من قبل ان تموتو
پیرایۂ نو مین سمن ہے — سلطان مشائخ چمن ہی
پھولون مین ہی یون گلاب غوث آب — جیسی قطبون مین قطب الاقطاب
ہر شمع خموش فکر مین ہی — ہر طائر شوق ذکر مین ہی
ہے خواجہ نقشبند و سجاد — طاؤس علیہ رحمۃ اللہ
اعجاز نسیم مسیح دم ہی — انفاس مسیح کی قسم ہی
نغزیہ ہی دست نغمہ ہو — ہنگامۂ لا الٰہ ہر سو
سامان ظہور کی ہے تمہید — قدرت پہ ہو رہی ہی تاکید
آئینہ ہو چار سوے عالم — لبریز تجلیات پیہم
وہ شان ہو آج رنگ و بو کی — مصداق ہو جل شانہ کی
فرمان بقا کے مستند ہون — احکام فنا کے مسترد ہون
مہمان حدوث کا قدم ہو — امکان پہ وجوب کا کرم ہو
اسرافیل اپنی صور لائین — پھر رنگ رسیدہ کو جمائین

پھیلی ہوئی بوی گل چمن مین — اور صلی علی کا غل چمن مین
کیا دی ہر ایک اعتکاف مین ہی — اور آب روان طواف مین ہے
لایا یہ مجاہدہ سبا رنگ — نافرمان ہو رہا ہی چو رنگ
ہی صوفی صاف دل صنوبر — تحریک نسیم حالت آور
ابدال ہین برگ و نخل اوتاد — ہے نعم العبد سرو آزاد
سجادہ بدوش لالہ گیسو — یکسو شب زندہ دار شبو
سیفی جو زبان خار پر ہے — نرگس کی نگاہ مین اثر ہی
غنچہ نرہا تو گل ہوا ہے — واصل ہی جسے یہان وفا ہی
خرقہ ہی نصیب یاسمن کو — عمامہ ملا ہے نارون کو
عطار شمیم گلستان کی — ہم مرتبہ فرید بوئی
کیوڑا گلزار پر فضا مین — غوث الثقلین اولیا مین
سوزش مین قلندرانہ قمری — اور چشتی سبز پوش طوطی
ہر کبک وری خلیل آذر — ہدہد نامہ خدا پیمبر
عالم مین وہی ہوا ہے چلتی — جو صبح الست کو چلی تھی
باشان و شکوہ جلوہ فرما — شاہنشہ تخت گاہ الا
فیض روح القدس عیان ہو — افشای رموز کن فکان ہو
ہر قطرہ ہو جو مثال بحر دریا — ہر ذرہ ہو آفتاب پیکر
لوٹے ہمنے حباب کو عطا کی — آب حیوان کی میز بحری
کثرت وحدت مین ہو کی فانی — حاصل کرو عمر جاودانی
سیرابی تازہ روپ دکھلائی — ہر شاخ خمیدہ راست ہو جائی
عزرائیل اب کرین نہ ودرا — ناکارون کے زمین عدم کا

اللہ اللہ کیا سماں ہے
ہر شے کو حیات جاوداں ہے
سرسبزی ہر باغ زندگانی
آمد ہے بہار بے خزاں کی

لوح و قلم ادیب تقدیر
محو خط نسخ عالم پیر
ایام کا بخت پھر جوان ہے
پھر عہد شباب آسمان ہے

ہستی و عدم میں ایک لہر ہے
لاشی کی بھی لب پہ آج نے ہے
کیفیت خرمی سے مسرور
رنگین طبعان محفل نور

رضوان نے کہیں سبیل رکھی
ہر کوزہ سلسبیل رکھی
طیار کیے بحکم باری
میکائیل ایک طرف نہاری

آئے لیے ساغر و صراحی
کوثر سے کھچی ہوئی صبوحی
گلدستے بہشت کو بنائے
جبریل و [illegible] آئے

بیٹھے ہوئے ہیں خوشی سے بھولے
غلمان لیے ہار حور گجرے
خاکہ ہے زمین و آسماں کا
نقشہ ہے مکان میں لامکاں کا

گویا اوتر آئی ہے زمیں پر
مینا بازار چرخ اخضر
نازل ہوئی عرش سے فرشتو
سب حی علی الفلاح کہتے

حاضر ہوئی روح پاک آدم
دوران نے کہا کہ خیر مقدم
ہمرنگ ارم زمانہ شگفت
طوبیٰ لک یا ابا البشر گفت

انوار ہیں نوحؑ کے نمایاں
یا ابر کرم کا جوش طوفان
رحمت کی لباس میں چھپ و آیا
شیثؑ و ادریسؑ و خضرؑ و الیاسؑ

یمن و برکت لیے ہیں موجود
ہارونؑ و شعیبؑ و صالحؑ و ہودؑ
خاتم یہ لکھے ہوئے سلیمانؑ
نقش تسخیر جن و انسان

بسم اللہ صاد صبر ایوبؑ
الحمد کتاب شکر یعقوبؑ
یوسفؑ مع عزت و مناصب
یونسؑ مع ماہی و محراب

داؤدؑ لیے زبور پہونچے
موسیٰؑ مع شمع طور پہونچے
کعبے میں خلیلؑ کا ہے جلوہ
بت کرنے لگے خدا کا سجدہ

اسحاقؑ مع ذبیحؑ آئے
لقمان مع مسیحؑ آئے
تھے حسن فروش جلوہ مشتاق
ارواح کے ساتھ ساتھ اخلاق

انواع محاسن و کمالات
اقسام صفات و عمدہ حالات
جو کچھ اب تک ہوا نازل ہے
ہونے والا ہے جو کچھ آگے

ہر کلمہ [illegible] ناسوت
راز ملکوت و سر لاہوت
توحید کی شان راست بازی
تجرید کی وضع بے نیازی

استغنا ہمرکاب تسلیم
اقبال کے ساتھ تخت و دیہیم
دانش و دانا سے سر مکنون
سرمایۂ نازش فلاطون

وہ نظم فصیح جسکا سحبان
طفل ناخواندہ دبستان
وہ دولت و جاہ روز افزون
جسکے بندہ و کمین تھا فریدون

حاتم کا وصف جود کامل
عدل نوشیروان عادل
حکمت مفتاح قفل مقصود
علم آئینہ وجود و معبود

ہر گوہر قلزم ولایت
ہر رشتہ مطلع ہدایت
صدیقؓ کا صدق و استواری
عثمانؓ کا حلم و بردباری

آوازہ عمرؓ کی صاحبی کا
اور دبدبہ مرتضیٰ علیؓ کا
ریحان بہشت روح پرور
خلق حسنؓ شگفتہ منظر

رنگینی لالہ زار ایمان
جانبازی سید شہیدانؑ
آثار صحابہ میں ابرار
انوار مہاجرینؓ و انصارؓ

مقبولی بایزید و ادہم
محبوبی خاص غوث اعظم
عرفان ابوسعید و کرخی
روشن دلی جنید و شبلی

گستاخی عاشقان مغرور
رسوائی دار و گیر منصور
عشق آفت عاشقان جانباز
حسن آئینہ تجلی ناز

مجنون و ہجوم حسرت دل
لیلی مع ساربان و محمل
القصہ یہ دیکھکر تماشا
حیرت ہوئی آکے جلوہ فرما

کھلتی ہوئی کیا ہی آج سامان
کھلتا نہین یہ کچھ سرّ پنہان
خورشید فلک کی سائبان مین
یوسف ہی غبار کاروان مین

خلوت گہ حسن ہی زمانہ
اور جلوۂ صبح شاہدانہ
ڈوبے ہوئے رنگ مین چمن کے
نکھرے ہوے روپ مین دولہن کے

خورشید ظہور کا شرف ہی
معراج نظر کو ہر طرف ہی
منظر کا خطاب میرزا ہے
منظر کا لقب ابوالعلا ہے

شبنم کو دم فلک مآبی
مٹی مین کمال بوترابی
ہر قطرہ مین آب و تاب گوہر
ہر موج شعاع مہر انور

آفاق مین ہے تجلی نور
باشان نزول جلوۂ طور
کرتا ہی فلک سجود پیہم
مائل بزمین ہی عرش اعظم

اونچی ہوئی یہ مکانکی کرسی
سب کھل گئی لامکانکی قلعی
مرکز کو چلی گئی ہے کیا نار
آتشکدے گل ہوے جو یکبار

پانی طوبیٰ کی جڑ مین پہونچا
جو خشک ہوا ہی بحر ساوا
ہی خاک کی طبع مین روانی
جو دشت سماوہ مین ہی پانی

چلتے ہین کیسے ہوا کی جھونکے
ہوش اوڑتے ہین جیسے کاہونکے
باندھا ہو قضانے لعن کا لام
ابلیس کی فوج مین ہی کہرام

بت محو سکوت بےزبان ہی
بتخانو مین شور الامان ہی
کسکی شوکت کا زلزلہ ہی
قصر کسرے جو ہل رہا ہی

ہے کسکو خطاب ایزد پاک
لولاک لما خلقت الافلاک
گم نور وجود مین عدم ہی
آغوش حدوث مین قدم ہی

ہی فرش پہ عرش کی تجلی
کہتے ہوئے لا الہ غیری
ہی قبلہ ہر ایک سمت پرنور
ہر بیت ہے مثل بیت معمور

ہر نقش کمال کا سزاوار
ہر جزو مین عقل کل کے آثار
کیا رنگ قبول جلوہ گر ہے
ہر گل پہ ہزار کی نظر ہے

ہے چاندنی ایک ماہ پیکر
سورج کہی آفتاب انور
اورنگ نشین باغ ہے گل
اور ہفت ہزاریون مین بلبل

ذی حکم خزانہ اشرفی ہی
صد برگ کا حکم پانصدی ہے
عباسی کو دعوی فتوت
داؤدی کو شبہہ نبوت

ہر دانہ ہے عابد سحر خیز
ہر ذرہ ہی خاک شمس تبریز
القاب نسیم دامن دشت
مخدوم جہانیان جہان گشت

خالق کا کرم ہی فیض گستر
بخشش کا صلا ہی عام گھر گھر
روئے حسنات سوی اخیار
چشم رحمت سوی گنہگار

ہے معتکفین عابدونکی طاعت
محسن کی تلاش مین شفاعت
جیسی اس دن سحر ہوئی ہی
ایسی کبھی پیشتر ہوئی ہی

این نسخہ چہ انتخاب وارد
این صبح چہ آفتاب وارد
ناگاہ بجلوہ عبارت
پیدا ہوئی غیب سے بشارت

یہ صبح سعادت جہان ہی
ہے بدر کمال اوج تشبیہ
اوسوقت دیار مین عرب کے
کعبے کی زمین نامور سے
پیدا ہوئے سرور دو عالم
شاہنشہ انبیا محمدؐ
واللیل اشارت زمویش
پیدا ہوئے قبلۂ طریقت
سلطان فلک حشم محمدؐ
عین عرفان و مردم عین
پیدا ہوئے خاتم النبیینؐ
گنجینۂ اصطفا محمدؐ
کیفیت وجد مین ہی اب ذوقی

نوروز بہار جاودان ہی
بریز جمال مہر تنزیہ
مطلع سے تجلیات رب کے
اور عبد المطلب کی گھر سے
پیدا ہوئے فخر نوحؑ و آدمؑ
تاج سر اصفیا محمدؐ
والشمس عبارتے زرویش
پیدا ہوئے کعبۂ حقیقت
مہر عرب و عجم محمدؐ
ابروے جبین قاب قوسین
مہر عرفان عرش تمکین
آئینۂ حق نما محمدؐ
کہتا ہی خطیب خامۂ شوقی

مفتاح خزینہای اسرار
نازل ہے زمین پہ کبریائی
برج شرف قریشیان مین
اسلام کا آفتاب چمکا
محبوب خدا نبی مرسل
پیدا ہوئے حضرت پیمبر
خورشید سپہر دین محمدؐ
مقصود ازل اجل و اعلی
پیدا ہوئے پادشاہ ذیجاہ
جان و دل مرسلین محمدؐ
باميم احمد احد بلا میم
محو رضوان حق روانش
ہے ذکر ولادت پیمبرؐ

مصباح تجلیات انوار
بندے کے لباس مین خدائی
اور ہاشمیون کی خاندان مین
بے پردہ و بے نقاب چمکا
صبح دو مین روز اول
صبح قدرت کے سعد اکبر
نور عین الیقین محمدؐ
منظور حضور حق تعالی
آرائش تخت لی مع اللہ
روح روح الامین محمدؐ
شایستہ صد صلوٰۃ و تسلیم
آل و اصحاب پیرو انش
اعلی اولی اہم و اکبر

## خاتمہ مثنوی صبح تجلی از منشی محمد اکرام اللہ صاحب المعروف بہ فیضی الکاکوروی متخلص بہ افسون

گر فرو [redacted] شب دیجور من
ست عالم کشند سوئی برائے طور من
رب ارنی از کجا و لن ترانی از کجا
مید مد صبح تجلی از دل پر نور من

بنام ایزد اینچہ ہمایون مجموعۂ عرفانست صد شبلی و جنید را بوجد و حالت آورد یا گلدستۂ معانی ست معرفت خیز ہزار بلبل شیراز را بجوش اندر آرنی فی طبلۂ عطار معنویست وحدت بوے مولانا روم و شیخ فرید را از خویش برباید شمس تبریز را پیراہن ایست از تن بدر فرماے از محی الدین سخن خدای معانی را یگانہ و مشہور مولوی محمد محسن کہ منصور کلکش را ہردم نالۂ انا الحق برزبانست عنبہ دماغی از گوش خود نمایان فرو ریز ندانستہ کہ رضوان را افکار طرۂ حور و سوزن قطرۂ غلمان در دست و مشتری را اسر سودای شکنجۂ جوز ا از چلیست اگر بحصول دولت شیرازہ بندی اجزای خور پریشان را بہم بہار آ نسبت ستارۂ بخت جا سپیند از ورزش خداوندگار من اگر این نو آئین ہم رو بخت یار طبع وظیفہ کرو بینی بود اید ون وظیفہ کرو بیان باد

# قطعهٔ تاریخ از نتائج طبع مولوی محمد احسن احسن الله الیه تحصیلدار موہان ضلع اوناؤ ملک اودھ برادر خرد مصنف سلمه

| | | | |
|---|---|---|---|
| از معجزات نظم کسانیکه منکر اند | احسن کلام حضرت محسن ندیده اند | صد بار خوانده اند هزار آفرین برو | روزیکه آب و رنگ سخن آفریده اند |
| اوستاد و هم برادر و هم قبلهٔ من ست | در بارگاه فکر متینش برگزیده اند | المختصر که سدره نشینان اوج فکر | بر شاخ رفعتش ثمر نارسیده اند |
| این نسخه را بدیدهٔ انصاف بنگرند | آنانکه صاف دُرد مضامین چشیده اند | صبحی شد آشکار که رنگین طبیعتان | از باده های وجد صبوحی کشیده اند |
| جوش بهار حسن معانی ست در نظر | بیتاب و اضطراب دل آرمیده اند | از خویش رفتگان بهار گل سخن | در راه شوق آمد مضمون دویده اند |
| زاب صفای بندش و ترکیب دلکشا | بر صفحهٔ نگاه خود آئینه چیده اند | از هوش طالبان بهار آشنا نمید | دیوانگان همه گریبان دریده اند |
| | تاریخ سال از لسان سروش غیب | صبح بهار آمد مضمون شنیده اند | |

سنه ۱۲۸۹ هجری صلی الله علیه وسلم

بسم الله الرحمن الرحیم

تاریخ قصیده از مصنف قصیده
ابیات نعت سنه ۱۲۷۴ھ

## مخمس نعتیه

تاریخ مخمس از مصنف خمسه
مخمس نعتیه سنه ۱۲۷۵ھ

[illegible]

۱ [illegible]

۱ [illegible]

۲ [illegible]

۳ [illegible]

| | | |
|---|---|---|
| دبستان محبت مین سبق تھا مجکو ابجد کا | که عطر فتنه مین ڈوبا ہی رومال اوس ہی قد کا | کہ خط سبز نے چھینٹا دیا آب زمرد کا |

۴ [illegible]

۷ [illegible]

۱۰ [illegible]

کتا ہے شوق بے حد سو جو ہیں ہم ان مستحق حسد کا | ہمارے بعد ہے اللہ تیرے ظلم بے حد کا | زمین شعر پہ عالم ہوا دریا بر آمد کا

۵ [illegible]

۸ [illegible]

۱۱ [illegible]

کھنچا لیکن نہ دامن ای مصور اوس سہی قد کا | تمھارے پردے مین عالم ہے ذو القرنین کی سد کا | دم سودا بنا سنگ ترازو سنگ اسود کا

۶ [illegible]

۹ [illegible]

۱۲ [illegible]

[illegible]

کھنچا لیکن نہ دامن ای مصور اوس سہی قد کا | نہ مجھے کھٹکا تھا شل ہمزہ وصل ابکی آمد کا | عجب انداز ہے ناز و ادا کا چال کا قد کا

١٣
[illegible]

اداؤ نازمین موجد ہی تو طرز مجدد کا

١٦
[illegible]

تصور جس کے دل مین خال آیا تیرے ... کا

١٩
[illegible]

معما نام رکھا ہی ترے موے مسعقد کا

١٤
[illegible]

مرا مصرعہ ہی یا سیدہا سا مضمون تیری قد کا

١٧
[illegible]

جو ابروے کشیدہ مین ہی نقشہ صاد کی مد کا

٢٠
[illegible]

کرین کیا ہمکو حق نے منہ نہین بخشا خوشامد کا

١٥
[illegible]

کرشمہ ہی غزال تیری غزال چشم اسود کا

١٨
[illegible]

معما نام رکھا ہی ترے موے مسعقد کا

٢١
[illegible]

اگر صفدر ہان اٹک اشارہ ہی ندا رد کا

[illegible]

| | | |
|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| یہ نقطہ ہو کے مرکز دور میم مدح احمد کا | ہوا ہے یوسف کنعان لقب حسن مقید کا | سعادت ہے شرف ہی نیر نو مجرد کا |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| زبان نے رتبہ پایا ہے کلید قفل ابجد کا | بروز حشر بنکر خواب مخمل جسکی مسند کا | لڑا ہی جام جم سی سنگ مقصود اوسکی مقصد کا |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ازل سے انتظار اللہ کو تھا جسکی آمد کا | جواہر سرچشم گردش چرخ زبرجد کا | حریم ناز میں تکیہ خدا ایرا دسکی مسند کا |

۱

یعنی گردہن فی نفس الامر موجود می بود نقطہ مرکز دور میم مدح می شد تا پیمانہ کشش ہا کہ از مقتضیات عمدہ دہن ست نصیب شدہ

۳۱

تعالی اللہ رنگ عارض اوس نور مجرد کا

۳۲

مقام قاب قوسین الشرا دنی تیر مقصد کا

۳۳

مفسر ہے یہ جملہ آیہ میم مشدد کا

۳۴

ہوا اظہار دو ابرو سے یہ نون مشدد کا

۳۵

کمان حاجب سے چلہ کیون نہ اوترے میم احمد کا

۳۶

یہان گھٹ جا نہین اوسکے احد ہونا ہی احمد کا

۳۷

بھروسا ہی ہمین اللہ کے قول موکد کا

۳۸

عجب مشکل ہی مضمون میری مفہوم مردد کا

۳۹

معما پا گئی چشم دل صاد سے صد کا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہے شور اوس قلزم گوہر نما کی جذر کا مد کا
سبب ہے شعلۂ سیل آب شمشیر مہند کا
بیان سے داہل وفائی نتیجہ ایک ہی مد کا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مہ نو خوب چمکا جوہر تیغ محمد کا
لگے دو آنکھ اگر چھینٹا ندیں آب زمرد کا
سکون کے واسطے نافع ہوا تعویذ مرقد کا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بنا چاک اوس سے گو گشتہ ہوکر قلب مرتد کا
بیان ہے یہ لب تشدید سے حرف مشدد کا
کرے ہم چشمی یعقوب دیدہ سنگ اسود کا

۱

۶

۴۹

قلم جانسوز حضرت سے فرشتوں کے ہیں دل پانی
قلم کی سینہ چاکی کچھ نہیں ہے جائے حیرانی
زہے فیض تراب پا تم محبوب یزدانی
ہمہ تن خامہ سے اس غم میں ہو گرم مرثیہ خوانی
قلم کو ہے گمان بازو سلے اللہ کے ید کا

۵۰ قطعہ بند

پہنچنا سطح زمین پر جب سے خطر روضۂ انور
شعاع مہر کو پھر کار سے مانند ہے چکر
تو اب جلوہ نیرج پاتے ہیں قدسی گرد پھر پھر کر
شب و روز آسمان بھی ہیں قربان اوسکی روضہ پر
کہ ہے تو دائروں میں ایک مرکز کاف گنبد کا

۵۱

نہیں ممکن قمر تعقیہ سے انوار مولد کا
برابر رات دن فیضان ہے نور مجرد کا
عجب عالم کلس پر ہے عجب جلوہ ہے گنبد کا
بیان ہو کس سے شان روضۂ پرنور احمد کا
کہ جس پر یک غلاف عنبریں ہے چرخ زبرجد کا

۵۲

کروں وصف بنا یا وصف رفعت اوسکی مشہد کا
فلک کتنا سبب ہوتا ہے کسر شان گنبد کا
نہیں کرسی نشین قبہ جو سمجھوں عرش امجد کا
لکھوں اک مختصر جملہ کہ روضہ ہے محمد کا
یہی مسندالیہ اچھا سبب ہر رفع مسند کا

۵۳

سپہر و مہر کا دعوی صداقت کو کہاں پہونچا
تعلی ہی تعلی تھی جو وقت امتحان پہونچا
نہ تا قندیل در نور چراغ آسمان پہونچا
نہ گردوں کا غبار آتا غبار آسمان پہونچا
اثر پیدا ہوا آخر زحل سے طالع بد کا

۵۴

تنزل ہے محال اوسکا ترقی جسکی فطرت ہے
یہ دعوی ہے بڑی فلسفی کیوں گرم حجت ہے
توجہ جانب مرکز اگر شان طبیعت ہے
کرۂ آتش کا کیوں رہ گیا نیچے یہ حیرت ہے
کہ سر سے تو فلک کیوں شعلہ ہے قندیل گنبد کا

۵۵

کہو نکلے نہ سر طائر اپنے آشیانوں سے
تھکے بازو رہی مرغ سدرہ اس رفعت پر آنے سے
فلک کا اختر قسمت چمکا سر جھکانے سے
ستارہ جاتی کا آنسو ڈھلکا اوسکی آستانے سے
ہوا ہے درۃ التاج سعادت فرق فرقد کا

۵۶

یہاں کی گرد سے کحل الجواہر اسکو بنتے ہے
ثنا بے منتہی اگر قدسی تو در خاک چھانتے ہیں
صفا کی ہر جگہ کیا حاصل اتنی خاک اوڑاتے ہیں
فلک اب کوکبۂ دوار کی جھاڑو دیتے ہیں
ملائک ڈھونڈتے پھرتے ہیں ذرہ خاک مرقد کا

۵۷

یہیں روضۂ انور فلک سے ہے کہیں افضل
ہوا ہر روزن دیوار چشم حور سے اول
غبار در سے ہے آئینہ خورشید کو صیقل
جبین عرش ایزد پر ہے خاک آستان صندل
ہر اک ذرہ ستارہ ہے کلاہ فرق فرقد کا

| | | |
|---|---|---|
| ۲۵۸ [illegible] | ۲۶۱ [illegible] | ۲۶۴ [illegible] |
| کہاں تک اوج لکھیے اوسکی خاک پاک مرقد کا | عجب مضمون کھیا اس بیت مین آورد و آمد کا | ہوا خورشید اقلیم عدم سایہ ترے قد کا |
| ۲۵۹ [illegible] | ۲۶۲ [illegible] | ۲۶۵ [illegible] |
| فلک ہی یا کلس رکھا ہی چھوٹا سا زمرد کا | قیامت ایک سیدھا سا ملا ہے قافیہ قد کا | بہار گلشن تنزیہ ہے بوٹا ترے قد کا |
| ۲۶۰ [illegible] | ۲۶۳ [illegible] | ۲۶۶ [illegible] |
| کہین ہے قبلۂ حاجت کہین ہے کعبہ مقصد کا | کہ تھا لا میری چشم تر کا ہی ملو بی تری قد کا | کرون مین دیدۂ احول سے نظارہ تری قد کا |

مضمون کیا بہشت خط لب جانان [illegible] حضرت مین
کہ جو وہ حسن مطلع صفحہ مصحف لب بست مین
بلند ابیات ابرو ہر دو [illegible] نظر ناز مین
یہ خی مطلع نازنین ار دیوان وحدت مین

نکلا مطلع ایجاد مین مصرعہ ترے قد کا

بیان شان کو کیون رب ابر وقل آیت مین
خلاصہ سورہ واری مس کا آیۂ تو کی صورت مین
تری باتین سربستہ بین ابرا جابجا نعت مین
کلام اللہ حق آیات ترے سر آن حقیقت مین

سراپا معنی تحقیق ہے جملہ ترے قد کا

او ادا النبیا ہے بست و شوخی آمری ہے [illegible] مین
سنگ نہین [illegible] ابر ابا بہن بہن
صورت [illegible] جو بن اسا ابا بہن
ادبا جو عجب کیا مو سیدا ان بہن

تخلص [illegible] مولوی [illegible] مدظلہ العالی ۱۲

کہ جوہر ہے مری تیغ زبان مین وصف احمد کا

الٰہی [illegible] ذات ابد کی جلوہ گری [illegible]
[illegible] حبیب [illegible]
[illegible]

ہوا مختصر سر راہ عدم سایہ ترے قد کا

تجلی [illegible] قدرت کی [illegible]
ازل سے [illegible]
خدا [illegible]

لگایا اوسمین قد آدم آئینہ ترے قد کا

ابر و [illegible] مقبول [illegible]
جھلے [illegible]
عجب [illegible]
خدا کی [illegible] میدان [illegible] وحلا ہے

۵۵ اشک تخلص حضرت مولوی ہادی علی مرحوم ۱۲

بڑے اوستاد نے مجھکو سکھایا ہی پڑی گد کا

ہوئی [illegible] حضرت کی طبیعت کو
[illegible] حضرت کو
[illegible]
نہ دیکھا سایہ [illegible]

جو روشن بزم وحدت مین ہوا الف ترے قد کا

ابتدا [illegible] قدرت کا
دیکھا آسمان [illegible] محبوب کا نقشا
بس صبح [illegible]
ستادہ [illegible]

تب آیا راست نقشہ کلک قدرت سے ترے قد کا

[illegible] دیکھا [illegible]
[illegible]
سر [illegible] بیان [illegible]
[illegible]

کہ یہ دار الحکومت ہے مظفر کا موید کا

[illegible]

| | | |
|---|---|---|
| گیا مان اصفہان لوہا مری تیغ مہند کا | کتاب آسمان اک نسخہ ہی لوح زبرجد کا | ہی مشہود ایک ہی ورشچہ ہای اشہد کا |
| ید بیضا کو داغ رشک رہتا ہی مری ید کا | کہ کالے کو سون سبزہ رنگ ہی چرخ زبرجد کا | نہ آیا تھا اچھا قافیہ جب کوئی احمد کا |
| لکھا جو شعر وصف زردی تابان محمد کا | تماشا دیکھیے بحر سخن کی جذر کا مد کا | خدا سے منتظر رکھا جو تیری آمد آمد کا |

[illegible]

| | | |
|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| مقید پھر نہ ہوگا مطلق ایجاد مقید کا | ہوا لفظ خدا سے اشتقاق اول ترے خد کا | خوشی کو کام ہے تیرے محبون کی خوشامد کا |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ہوا ہے تجھ سے روشن نام تیرے جد امجد کا | ترا اسلام کو در کا ہے بازو ترے ید کا | کہ ہے مذکور قرآن میں ترا اوصاف بیحد کا |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| مسیح آئے نہ میزان میں سیاہہ دفتر بد کا | ترا لمسی سو نور نگ اک گاؤ تکیہ تیری مسند کا | یہ سچ ہے وہ ہیں پھرتے ہیں جھوٹا نقل ابجد کا |

**۴۹۳**

تری نسبت سے ان کا ہاتھ اب مرسلین رازی
ادا ہو ان کا جتنی تیرا ہی کی ادب یہ کی زبان بیانی
بنا سے دو جہاں کی ہو سرا لودہ زبان بیاری
بخواہش ہر کی زمین کی عہد [illegible] رازی

**۴۹۴**

بتا دے سلسلہ کھولا لیا مستانی تیرے صہبا کی
دل پیچی کی [illegible] سے نشتر یہ جیسے لے کا [illegible]
ان [illegible] دو دن عالم کی زبان کی
[illegible] و دنیا سے

**۴۰۰**

[illegible] الصیلہ [illegible] حسن ضمیر میں
[illegible] کی وان [illegible] ہیں
[illegible] ہیں وہ [illegible] میں
[illegible] ان دیا ہے مستی ہیں

نہ اوٹھے بوجھ مجھ سے اہل دنیا کی خوشامد کا

رہون خائف تصور کر کے مین دم وال سی دد کا

بطرز تازہ ہو وزن اپنے اشعار مجدد کا

**۴۹۵**

ابھی عیش وروں کا داغ عشق قیصہ سلطانی
نہ بنا ای [illegible] سے نور و حسن عرفانی
[illegible] سے ہو اوزان لطانی
چکیے [illegible] دل میں خیال [illegible] ایمانی

**۴۹۶**

[illegible]

[illegible] رسید اسیری کا
[illegible] اعمال کا رتبہ
[illegible] ان کی پیشانی [illegible] حضرت داود
[illegible] سنوا [illegible] ان

**۴۰۱**

قصیدہ ختم ہوتا ہی صلہ اسکا عنایت ہو
او ٹھا ہوں دیکھ [illegible] ہو اباب اجابت ہو
نعل [illegible] یہ قصیدہ [illegible] جبرئیل [illegible] ہو
[illegible] ہی کی اجازت ہو

ستارہ اوج پر ہو جسم کے برج مشید کا

اوٹھو نمین قبر سے مخمور تیری چشم اسود کا

مجھے سرکار سے خلعت ہو عیش مخلد کا

**۴۹۷**

بیان [illegible] مسلسل میں [illegible]
[illegible]

**۴۹۹**

[illegible] بنا یاں [illegible] اثر میں
[illegible]

**۴۰۲**

[illegible] وحدت کا [illegible]
[illegible]

جو ٹوٹے دم کا دھاگا طائر روح مقید کا

جگہ خالی کرو مداح آتا ہے محمد کا

کہ فہم سر وحدت ہی الف ایمان کے ابجد کا

| | | |
|---|---|---|
| [illegible] ... ہمیعون فتح بابان کی ... [illegible] | [illegible] ... ورفان ... [illegible] | [illegible] ... دنیا ... [illegible] |
| کہ فہم سر وحدت ہی الف ایمان کی ابجد کا | بڑھا معلوم ہو لفظ احد پر میم احمد کا | بڑھا معلوم ہو لفظ احد پر میم احمد کا |
| | تاریخ خمسہ | |

اللھم صل علی محمد عبدک ورسولک النبی الامی وآلہ واصحابہ وازواجہ دائما ابدا ١٢٧٥ ہجری

اللھم صل علی محمد عبدک ورسولک النبی الامی وآلہ واصحابہ وازواجہ اجمعین سنہ ١٢٦٦ فصلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## تقریظ خمسہ از مولوی محمد محسن صاحب ابن مولوی حسن بخش صاحب علوی کاکوروی مصنف قصیدہ رباعی

جز احمد بے میم نہ غیبی نہ شہودی ✣ جز احمد با میم نہ بودی نہ نمودی ✣ از قطرہ چکیدن خوشش از دانہ دمیدان ✣ سر بادہ وجود دو دہن باد درود

امابعد صدف گوش از گہر لبریز و دامان نگاہ از چمن مالا مال کہ سواد گیسوے عبارت را در پردہ ابر سیہ پوشیدن است و صفاے آئینہ معنی را آئینہ صبح بہار گردیدن لآلی الفاظ آبدار را طلسم محیط در گرہ بستن است و ازہار مضامین پر بہار را رونق بازار ارم شکستن شاہد بندشہای نازک را مروارید صفا در گلو و حسن ترکیب شگفتہ را زیور گل رنگ و بو نقاش صورت این آئینہ را از تجلیات اعجاز نمای ید بیضای منشی امیر احمد ابن مولوی کرم احمد مینائی ست کہ چرخ میناکار در حکمدہ فکر بلندش شیشہ خود بر طاق نسیان میگذارد و فلک نیلگون در چمنستان طبیعت عالیش حکم سبزہ بیگانہ دارد و خیالش را در شیشہ خانہ نازک ادای نیرنگ بال پریست و خامہ اکش را در بزم افسون طرازی خرام جادوگری سر پنجہ زور دستش در شکار کبک دری شاہباز و تیغ ہندی زبانش

در معرکه اردو و هنگامه طراز مشکل پسندی وقت تلاشش بوالعجبی سخن را آمیخت ذهن و هماشکافی بهار تصور غنچه معنی را نشو
شگفتن ترجیع بند انعکاسش از تواتر ورود مضامین مسلسل و مصرعه لبش از جوشش نشه معنی پیمانه مستزاد در بغل
غزال غزل برجسته را سواد تحریرش ختن و عقیق آبدار قطعه را رنگینی تقریرش یمن لعلش خلعت تضمینش حروف ناسنجیده
فقیر محسن تمامت موزونی آراست و سبزه خوابیده نشست الفاظ بنازکی ادایهای برخاست اکنون
گرمی آن شرار افسرده کانون خیال از بنیاد آتشکده بخاک آمیختن است و روانی آن قطره عرق انفعال
از آبروی بحر در غبار ساحل ریختن الغرض نشه صهبای کمالش را در میکده ناقص پسندی جوشش بدر در هلال است
و حصرش را در فضای ذره نوازی تاثیر آفتاب در حبال رباعی اشعار مرا مخمسی گردانید
جوشش اثر آنکه سخندانش دید + گویا هر ریشه زمین سخنم + برخود بالید و سنبلستان گردید + سنجیده سخنی که
خامه مانی تشبیه اگر از نگین آب گوهر شکل مستقبلش کشید نیم رخ آید و کلک بهزاد تمثیل اگر از رنگینی گل نقشی بر دارد
و بهار نقشش خزان گردد و بلندی مصرعهایش جبین سخن را آبروست و صفای ترکیبش عارض نظم را آبرو
صبح رخسار لفظ از بندش نمکین در شکرخند و طره کاکل مضمون از گره بندی تضمین مرغوله بند درستی سلسله شوخی
از شکست گیسوی عبارت چست و شکستن کلاه گوشه عبارت بهار شوخی درست نظم باز معنی را
از صورت الفاظ محجوبی در بر و صورت الفاظ را از صفای معنی آئینه در نظر سنجه خورشید زوال حسن انگشت نما
ست صبح مثالش صادق نیاید و خمسه متحیره ولیکه حیرت منسوب در پایه و ارزش سنجیدن نشاید طبیعت
مشکل پسند که بتصور نظم پروین سر بآسمان میکشید گره بر جبین است و فکر نازک بند که بخیال پنجه گلرخان
ناخنی بدل میزد و پشت دست بر زمین ساز مقدس نغمات هند باهنگ حجاز در طرب است و رنگینی اردوی
معلی جلوه فروش شهنشاه عرب و ودائع گهرهای قبول از خزینه رحمت نثار پرداز و رائحه گلهای درود از
چمنستان کرمت و راهنماز رباعی این نظم اعجاز اصطفای سخن است + پیغمبر اوج کبریائی سخن است
حقا که در مدینه علم علم امیر + مداح پیغمبر و خدای سخن است + بسم الله مسجع موزونش چون دیباچه نسخه ابجد
تاریخ گردید مخمس نعتیه را فاتحه طراز و درود ماثور را خاتمه پرداز گردانید همانا تاریخ اولین مفتاح
الف خامه جاده طرازش قفل حیرت گشود و ماده دوم از صاد صلی علی که چشم قبول استاد ازل

طغرائے عنوانش گرد جلوہ نمود یارب در داماں قاف قیامت کہ بزار اشرط عمل کنند بعضی افعال ماضی ما

ہر لفظ این نامہ مرکز کاف کرامت و دندانہ شین شفاعت ممدوح تشدید نون تاکید مستقبل مغفرت باد

## تضمین بطور مناجات از مصنف قصیدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

| | | |
|---|---|---|
| ۱ [illegible] | ۲ [illegible] | ۳ [illegible] |
| یاحبیب الالٰہ خذ بیدی<br>مالعجزی سواک مستندی | یاحبیب الالٰہ خذ بیدی<br>مالعجزی سواک مستندی | یاحبیب الالٰہ خذ بیدی<br>مالعجزی سواک مستندی |
| ۴ [illegible] | ۵ [illegible] | ۶ [illegible] |
| یاحبیب الالٰہ خذ بیدی<br>مالعجزی سواک مستندی | یاحبیب الالٰہ خذ بیدی<br>مالعجزی سواک مستندی | یاحبیب الالٰہ خذ بیدی<br>مالعجزی سواک مستندی |

[illegible]

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزے سواک مستندی

[illegible]

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

[illegible]

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

[illegible]

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزے سواک مستندی

[illegible]

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

[illegible]

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

[illegible]

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزے سواک مستندی

[illegible]

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزے سواک مستندی

[illegible]

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزے سواک مستندی

کاروان رفت من بپرون نمم
دیده و دل نقش پای [illegible]
[illegible] جرس [illegible] بیدا نمم
راه [illegible] بیدا نمم

ظلمت و [illegible] صف [illegible] کمان
در چون [illegible] تیغ [illegible] بیان
من الملک [illegible] بان
این منا [illegible] ایمان

[illegible] دران
سینہ [illegible] پایان
جان من [illegible] نقشان
دل [illegible] باران

| | | |
|---|---|---|
| یاحبیب الاآکہ خذ بیدے<br>مابعجزے سواک مستندے | یاحبیب الاآکہ خذ بیدے<br>مابعجزے سواک مستندی | یاحبیب الاآکہ خذ بیدے<br>مابعجزے سواک مستندے |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ناکسان بےسبب عراد شمن | ہمہ خود آشنا خدا[1] دشمن | دوستان سنگدل وفا دشمن | جملہ محسن[2] کش آشنا دشمن |
| | یاحبیب الاآکہ خذ بیدی | مابعجزے سواک مستندی | |

[1] اضافت مقلوب یعنی دشمن خدا

[2] تخلص حضرت اوستادی مولوی محمد محسن کاکوروی مدظلہ العالی

## رباعیات نعتیہ از مصنف قصیدہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| مولا مری عقدہ ہای مشکل وا کر | ہر غنچہ کو باغ قطرے کو دریا کر | بد ہون یا نیک تیری امت مین ہون | محشر برپا ہے تو مجھ برپا کر |

## ایضاً

یارب آہِ رسا مدینے پہونچے
مگذار خیال مشکلے در سرِ من
اک شان خدا ہی سید عالیجاہ
سرسبز کن ای سیدا ابرا رمرا
یارب بطفیل حسن آن شاہ زمن
عقدے مشکل کے میری مولا وا کر
زان پیش بیا کہ من بخاک آسیرم
رنگین تری بزم ای خنہ خو شنحو ہی
معراج کو جس وقت سے چلے خیر البشر

ہر نالۂ دل میرا مدینے پہونچے
بکشا بند گرہ زبال و پرِ من
ملک قدم و حدوث کا شاہنشاہ
وہ رونق نخلِ گُل بگلزار مرا
میگردان ہر زیان من سود من
ثابت قدمِ منزلِ استغنا کر
جان چون گہر سخن بہ پابیت ریزم
باقی تو او و اسی ہی عیان ہر سو ہی
پہونچا یہ پیام ذوالجلال اکبر

چھوٹیکا جو رنگ ناتوانی ہی اوڑی
دارم گرہی و مشکل اینست کہ نیست
جس دل پہ کھلی حقیقت انکی محسن
چون دانہ ہزار بار برگ و زمین
گر میسوزی چو شمع رخسار بسوز
اور ماندہ ہون خستہ حال ناگوسین ہون
در صفحہ دیدہ و دلم ای محبوب
تشبیہ کا پاتا ہون مرقع سنسان
جلد آ ای نور دیدۂ عالمِ قدس

گرتا پڑتا ہوا مدینے پہونچے
جز نقد گرہ در گرہِ گوہر من
بےساختہ بول اوٹھا کہ اللہ اللہ
گرچرخ بینگند تو بردار مرا
ورمے شکنی چو زلف مشکین بشکن
سرپر مرے ہاتھ رکھ مجھے برپا کر
بنشین چو بنام و چون نگین بر خیزم
تنزیہ کو دیکھا تو مقام ہو ہے
اک چشم زدن مین سما تون پردی طی کر

مرے محبوب نبی کی مری سینہ میں رہی
ایمان کا غروب ہوئے جب ماہ آیا
رہنما ہوگئے ہاتھ زندگی سے دھو کر
گر نکتہ نوازی کا تری دھیان آئے

انکو یکاہی خیال اپنے قرینے میں رہی
تب دہر میں وہ سید ذیجاہ آیا
پہچانینگے اقربا تمہارے رو کر
بخشش کا معاً نظر آسان آئی

الغا جب بند ہوا آواز مرادم ٹوٹے
جلدی ہوئی ایسی کچھ اس عالم تک
محسن کہا چھٹی ہو چھوڑو گھر بار
مداح کے یارب عدو احمد ہوں

آہنگ حجاز ہو مدینے میں رہے
سایہ بھی حضور کے نہ ہمراہ آیا
جنت کو چلے جاؤ مدینے ہو کر
جب وزن حساب وقت میزان آئے

## قاعدہ سریان پیدا شدن لفظ احمدؐ از احد و احد از احمدؐ و نیز از لفظیکہ فرض کردہ شود بلا تبدیل و تغییر قاعدہ ایجاد مولوی محمد احسین سلمہ اللہ اکسٹرا اسسٹنٹ ضلع سلطانپورہ ملک اودھ برادر خرد مصنف قصیدہ

اے خلوتیان پردہ راز
رنگین چمن جہان و ما فیہ
در عالم وحدت آشنائے
خاصان خدا خدا نباشند
پیدا شد از نوای این نے
پس ہر لفظی کہ خواہی ایجان
بنیاد عمل بود ازین جا
وز بہر حصول احمد آن را

گوشے کہ صدا چہ می دہد ساز
رنگین بود از بہار تنزیہ
تاج سر بلندگی خدائے
لیکن ز خدا جدا نباشند
احمد مثل احد ز ہر شے
اعدادش کن چہار چندان
یعنی پس طرح ما بقی را
زن در احد و احد بفزا

از جوہر و عرض چہ بود ست
ہر قطرہ بساط بحر بر دوش
آری ز دل حقیقت آگاہ
اینک سرپائے از سر و چشم
پیش نظرت ظہور گیر و
یک کم کن و ضرب دہ بچارش
در سہ بزن و زیادہ کن یک
بر فکر تو احسن آفرین باد

آئینہ وحدت وجود ست
ہر ذرہ بہار عمر در جوش
خوش گفت ہر آنکہ گفت واللہ
در گوش رسید و برد ہوشم
احمد ز احد احد ز احمد
کن طرح ز ہشت و بر شمارش
حاصل شود ست احد بلا شک
احسنت ز معنی آفرین باد

مثالے
احمد عدد (۵۳) ضرب در ۴ حاصل ۲۱۲ بعد کمی یک ۲۱۱ ضرب ثانی در ۴ حاصل ۸۴۴ تقسیم بر ہشت باقی ۴ ضرب در ۳ حاصل ۱۲ ایک زیادہ حاصل ۱۳ احد شد **مثال ثانی** احد عدد (۱۳) ضرب در ۴ حاصل ۵۲ - بعد کمی یک ۵۱ ضرب ثانی در ۴ حاصل ۲۰۴ تقسیم بر ہشت باقی ۴ ضرب در ۱۳ حاصل ۵۲ یک زیادہ حاصل ۵۳ احمد شد **مثال ثالث** غلام احمد عدد (۱۱۲۴) ضرب در ۴ حاصل ۴۴۹۶ بعد کمی یک ۴۴۹۵ ضرب ثانی در ۴ حاصل ۱۷۹۸۰ تقسیم بر ہشت باقی ۴ ضرب در ۳ حاصل ۱۲ ایک زیادہ حاصل ۱۳ -
احد شد ہکذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# مدیح خیر المرسلین

سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل
برق کے کاندھے پہ لاتی ہے صبا گنگا جل

خبر اڑتی ہوئی آئی ہے مہابن میں ابھی
کہ چلے آتے ہیں تیرتھ کو ہوا پر بادل

جانب قبلہ ہوئی ہے یورش ابر سیاہ
کہیں پھر کعبہ میں قبضہ نہ کریں لات و ہبل

ابر پنجاب تلاطم میں ہے اک ناظم
برق بنگالہ ظلمت میں ہے گورنر جنرل

دیکھیے ہوگا سری کرشن کا کیونکر درشن
سینۂ تنگ میں دل گوپیوں کا ہے بیکل

ابکی میلا تھا ہنڈولے کا بھی گرداب بلا
نہ بچا کوئی محافہ نہ کوئی رتھ نہ بہل

تہ و بالا کیے دیتے ہیں ہوا کے جھونکے
بیڑے بھادوں کے نکلتے ہیں بھرے گنگا جل

قمریاں کہتی ہیں طوبیٰ سے مزاج عالی
لالہ باغ سے ہندو فلک کھیم کسل

شاہد کفر ہے گھر سے اٹھائے گھونگھٹ
چشم کافر میں لگائے ہوئے کافر کاجل

شب کو مہتاب نظر آئے نہ دن کو خورشید
ہے یہ اندھیر مچائی ہوئی تاثیر زحل

نور کی بیل ہوئی پردۂ ظلمت میں نہاں
چشم خورشید جہاں بین میں ہے اختر سبل

ابر بھی چل نہیں سکتا وہ اندھیرا گھپ ہے
برق سے رعد یہ کہتا ہے کہ لانا مشعل

فیض تسطیب ہوا نے یہ دکھائی تاثیر
بنے محلول ہے اخگر تو کھرل ہے منقل

آج یہ نشو و نما کا ہے ستارہ چمکا
شاخ میں کہکشاں کی نکل آئی کونپل

خضر فرماتے ہیں سنبل سے تری عمر دراز
پھولے پھلے کتنی ہیں پھلتا ہے گلزار امل

گھر میں اشنان کریں سرو قدان گوکل
جا کے جمنا پہ نہانا بھی ہے اک طول امل

کالے کوسوں نظر آتی ہیں گھٹائیں کالی
ہند کیا ساری خدائی میں بتوں کا ہے عمل

دھر کا ترسا بچہ ہے برق لیے جل میں آگ
ابر چوٹی کا برہمن ہے لیے آگ میں جل

نکلا آٹھ پہر میں کبھی دو چار گھڑی
پندرہ روز ہوئے پانی کو منگل منگل

راکھیاں لے کے سلونو کی برہمن نکلیں
تار بارش کا تو ٹوٹے کوئی ساعت کوئی پل

ڈوبنے جاتی ہیں گنگا میں بنارس والے
نوجوانوں کا سنیچر ہے یہ بڑھوا منگل

کبھی ڈوبی کبھی اچھلی مہ نو کی کشتی
بحر اخضر میں تلاطم سے پڑی ہے ہلچل

شب دیجور اندھیرے میں ہے بادل کے نہاں
لیلی محمل میں ہے ڈالے ہوئے منہ پر آنچل

جوگیا بھیس کیے چرخ لگائے ہے بھبوت
یا کہ بیراگی ہے پربت پہ بچھا ہے کمبل

وہ دھواں دھار گھٹا ہے کہ نظر آئے نہ شمع
گرچہ پروانہ بھی ڈھونڈھے تو کہیں لیکر مشعل

آتش گل کا دھواں باہم فلک تک پہونچا
جگمگیا منزل خورشید کی چھت میں کاجل

جست قدرت سے گئی بجلی پھر اودھر آنکلی
قلعۂ چرخ میں ہے بھول بھلیاں بادل

آب آئینہ تموج سے بہا جاتا ہے
کیسۂ تصویر سے گرنا کہیں دیکھ سنبھل

دیکھتے دیکھتے بڑھ جاتی ہے گلشن کی بہار
دیدۂ نرگس شہلا کو سمجھ احول

عطر افشاں ہے شبیہ گل نسرین و سمن
نخل داؤدی موم سے ٹپکتا ہے عسل

نمرن لیتا ہی جو بجلی کے مقابل سبزہ
چرخ پر بادلا پھیلا ہی زمین پر مخمل +

ہمزبان صف چمن مین ہوئے سب اہل چمن
طوطیونکی جو تضمین ہین تو بلبل کی غزل

جس طرف دیکھیے بجلی کی کھلی ہین کلیان
لوگ کستی مین کیا کرتے ہین فرنگی کونسل

شاخ پر پھول ہین جنبش مین زمین پر سنبل
سب ہوا کھاتے ہین گلشن مین سوار او پیدل

شجر پیر مغان مین نکل آئین شاخین
مرست و نشتر رزمین نظر آتا ہی خلل

سبزۂ خط سی ہوا ہونے لگی سرخی لب
چمن حسن سے لالا اڑ گئی بنکر ہر ل

خندہ ہای گل و قالین سی ہوا شور و نشو
کیا عجب ہی جو پریشان ہی خواب مخمل

شاخ شمشاد پہ قمری سی کہو چھیڑے ملار
نونہالان گلستان کو سنائے یہ غزل

سمت کاشی سے گیا جانب متھرا بادل
بیچ مین آج سر کشن کا ہی کالا بادل

شاہد گل کا لیی ساتھ ہے ڈولا بادل
برق کہتی ہی مبارک تجھے سہرا بادل

چرخ پر بجلی کی چل پھیر سی نظر آتا ہی
سبز چمکا ہی بلاتا ہوا چھایا بادل

بجلی دو چار قدم چلکے پلٹ جاتی کیون
وہ اندھیرا ہی کہ پھرتا ہی بھٹکتا بادل

میری آنکھون مین سماتا نہین یہ جوش و خروش
کسی بیدرد کو دکھلائے کرشمہ بادل

چپقلش دل کا اڑایا ہوا نقشہ بجلی
چشم پرآب کا دھویا ہوا خاکا بادل

کچھ ہنسی کھیل نہین جوش گریہ کا ضبط
یہ مرا دل ہی یہ میرا ہی کلیجا بادل

راجہ اندر ہی ~~پیمانہ~~ مے کا پانی
نغمہ نے کا سر کشن کنھیا بادل

دیکھتا گر کہین **محسن** کی فغان و زاری
نہ گرجتا کبھی ایسا نہ برستا بادل

باغ مین ابر سیہ مست چڑھا کر آیا
جام خورشید مع میکدۂ برج حمل

جام بے بادہ ہی کہتے ہین رندونکو چھچھلا
دست بے جام کہ کہتے ہین کلیجونکو ٹل

کیسی افسردگی کیا بات ہی مرجھانیکی
غنچہ کہتا ہی بچالو ہی کہ گلشن سے نکل

مصر والونکو یہ ڈر ہی کہ زلیخا کے لیے
سر بازار نہ بکنے لگے یوسف کا غلل

جگنو پھرتے ہین جو گلبن مین تو آتی ہی نظر
مصحف گل کی حواشی پہ طلائی جدول

تخت طاؤسی گلشن پہ ہی سایہ کیے ابر
چتر کھولے ہوئے فرق شہ گل پر سنبل

آہ قمری مین رہ اور نعرے مین تاثیر
سرو دین دیکھیے پھول آئی لگے پیلین پھل

پھول اوڑ لیے پھرتی روشون پر ہین نسیم
یا شرک پر مین ٹہلتی ہوئی گلگون کو تل

سامنے آتی ہین نالونکی جگر کے ٹکڑے
شجر آورسا مین نکل آئی کوپل

صاف آ وہ پرواز ہی شاہین کیطرح
پر لگائی ہوئی مژگان صنم سی کاجل

طرفہ گردش مین گرفتار عجب پھیر مین ہی
سر ہی ہر نیند مرے دیدۂ بیدار کھول

غزل

سمت کاشی سے گیا جانب متھرا بادل
تیرتا ہے کبھی گنگا کبھی جمنا بادل

خوب چھایا ہی سر گوکل و متھرا بادل
رنگ مین آج کنھیا کی ہی ڈوبا بادل

سطح افلاک نظر آتی ہی گنگا جمنی
روپ بجلی کا سنہرا ہی رسیلا بادل

جبتلک بیچ مین جمنا ہی یہ کھلنے کا نہین
ہر قسم کہا ہی اوٹھائی ہوی گنگا بادل

چشمۂ مہر ہی عکس زر گل سے دریا
پرتو برق سی ہی سونے کا بجرا بادل

دل بیتاب کی ادنی سی چمک ہی بجلی
چشمہ پرآب کا ہی ایک کرشمہ بادل

اپنی کم ظرفیون سے لاکھ فلک پر چڑھ جاے
میری آنکھونکا ہی اترا ہوا صدقا بادل

جام عمر فلک پیر ہوا ہے لبریز
لیے آتا ہی جنازہ دیے کاندھا بادل

جوش پر رحمت باری ہی چڑھاو خم ہی
چشمک برق سی کرتا ہے اشارا بادل

پھر چلا خامہ قصیدہ کیطرف بعد غزل
کہ ہی چکر مین سخنگو کا دماغ مختل

چشم میکش مین گلابی ہی کہ پھولا ہی گلاب
پھول کیوڑے کا کھلا ہی کہ کھلی ہی بوتل

گو سر دل کو بڑی سنگدلی سے پیسا
کشتی مے کو بنایا مری ساقی نے کنول

سیر گلگشت کی مصروفی ہی جو پانون ہی لنگ
شغل مین چاک گریبان کی جو ہاتھ ہی شل

ڈر کلاہ ہی کیا شمع شبستان کا پھول
چلتے چلتے جو قلم ہاتھ سی جاتا ہی نکل

کیا جنون خیز ہے لکھنے مین صریر نی کلک
کہ سیاہی ہے ہر حرف کے سویدا کا خلل

دل مین کچھ اور ہے پر منھ سے نکلتا ہے کچھ اور
لفظ بے معنی ہین اور معنی ہین سب بے ڈھکل

کبھی گنگا پہ بھٹکتا ہے کبھی جمنا پر
گھاٹ گر ایر پہ کبھی گذرا کبھی سوے چمل

ہان یہی سچ ہے کہ طبیعت نے اڑایا جو غبار
ہوئی آئینۂ مضمون کی وہ چندان مستقل

اک ذرا دیکھیے کیفیت معراج سخن
ہاتھہ مین جام زحل شیشۂ مہ زیر بغل

جیسے اوس نور کی میدان مین پہنچا کہ جہان
خرمن برق تجلی کا لقب ہے بادل

کہین طوبی کہین کوثر کہین فردوس برین
کہین بہتی ہوئی نہر لبن و نہر عسل

کنز مخفی کے کسی سمت نہان تہ خانے
اک طرف مظہر قدرت کے عیان شیش محل

گل بیرنگی مطلق سے لہکتے گلزار
بے نیازی کے ریاحین سے مہکتے جنگل

گل خوش رنگ رسول مدنی عربی
زیب دامان ابد طرۂ دستار ازل

اوج رفعت کا قمر نخل دو عالم کا ثمر
بحر وحدت کا گہر چشمۂ کثرت کا کنول

مہر برج شرف امین مہ یثرب برہمن
حامی دین متین ناسخ ادیان و ملل

جی مین آتا ہے لکھون مطلع برجستہ اگر
وجد مین آکے قلم ہاتھہ سے جانے اوچھل

دور خورشید کی بھی ختم ہین اعجاز کی صبح
تا ابد دور محمد کا رہے روز اول

سجدۂ شکر کہین ناصیۂ عرش برین
خاک سے پاے مقدس کی لگا کر صندل

لطف سے سیر ہوئی شوکت ایمان محکم
قہر سے سلطنت کفر ہوئی مستاصل

شانہ حضرت کا ہے تشدید دو لام واللیل
صاد مازاغ بصر سرمۂ چشم اکحل

تیری تشبیہ کا ہے آئینہ خانہ تنزیہ
شان بیرنگی مطلق ہے تجھے رنگ محل

ہوسکا ہے کہین محبوب خدا غیر خدا
اک ذرا دیکھ سمجھ کر مری چشم احول

نظر آئے مجھے احمد مین اگر دال دوئی
روز محشر ہون الٰہی مری آنکھین احول

ہے سخن گو کو نہ انشا کی نہ املا کی خبر
ہو گئی نظم کی انشا و خبر سب مہمل

کتنا بے قید ہوا کس قدر آوارہ بطال
کوئی مسند نہ بچا اوس سے نہ کوئی اسفل

پے چھینٹے دینے سے محفوظ رہے قلزم و نیل
نہ بچا خاک او ر انسے کوئی دشت و جبل

روی معنی ہے بھٹکنے مین بھی اعلی کی طرف
تاکتا ہے تو ثریا کی سنہری بدل

گرتے پڑتے ہوئے مستانہ کہان لکھا پانوان
کہ تصور بھی وہان جانے سکے سر کے بل

تار باران مسلسل ہے ملائک کا ورود
پے تسبیح خداوند جہان عزوجل

کہین جبریل حکومت پہ کہین اسرافیل
کہین رضوان کہین ساقی کوثر کا عمل

عاشق جلوہ طلبگار کہین چشم قبول
ناز معشوق کے پردے مین کہین حسن عمل

باغ تنزیہ مین سرسبز نہال تشبیہ
انبیا جسکی ہین شاخین عرفان ہین پھل

نہ کوئی اوسکا مشابہ ہے نہ ہمسر نہ نظیر
نہ کوئی اوسکا مماثل نہ مقابل نہ بدل

مہر توحید کی ضو اوج شرف کا مہ نو
شمع ایجاد کی لو بزم رسالت کا کنول

ہفت اقلیم ولایت مین شہ عالیجاہ
چار اطراف ہدایت مین نبی مرسل

تتمۂ نسخۂ وحدت کا یہ تھا روز ازل
کہ نہ احمد کا ہے ثانی نہ احد کا اول

شب اسرا مین تجلی سے رخ انور کی
پڑ گئی گردن رفرف مین سنہری ہیکل

افضلیت پہ تری مشتمل آثار و کتب
اولیت پہ تری متفق ادیان و ملل

مبحث جاہ مین اعلی کی ہین معنی ادنی
مصرف جود مین اکثر کا مرادف ہے اقل

جسطرف ہاتھہ بڑھے کفر معین کے ہٹ جائین قدم
جس جگہ پانو رکھین سجدہ کرین لات و ہبل

ہے حقیقت کو مجاز آپکا حیرت کا مقام
بے نیازی کو نیاز آپکا نازش کا محل

رفع ہو بیگانگی تھا دعوت کثرت کا خلاف
میم احمد نے کیا آکے یہ قصہ فیصل

پھر اوسی طرز کی مشتاق ہے موجی طبع
کہ ہے اس بحر مین اک قافیہ اچھا بادل

## غزل

کیا جھکا کعبے کی جانب کو ہی قبلہ بادل
سبزۂ چرخ کو اندھیاری لگا کر لایا
قبلۂ اہل نظر کعبۂ ابروے حضور
دور پہونچی لب جان بخش نبی کی شہرت
تھا بندھا تار فرشتوں کا در اقدس پہ
ہفت اقلیم مین اس دین کا بجایا ڈنکا
آستانہ کا ترے دہر مین وہ رتبہ ہی
تیغ میدان شجاعت مین چمکتی بجلی
سب سے اعلی تری سرکار ہی سب سے افضل
دین و دنیا مین کسی کا نہ سہارا ہو مجھے
آرزو ہی کہ ترا دھیان رہے تا دم مرگ
رنج سے میری کہین پیاسے یون غم زائل
یاد آئینۂ رخسار سے حیرت ہو مجھے
تیغ ابرو کا ترے دھیان رہے بعد فنا
میری شامت سے ہوا آراستہ گیسوے سیاہ

سجدہ کرتا ہی سوے یثرب و بطحی بادل
شہسوار عربی کے لیے کالا بادل
ہوی سر قبلے کو گھیرے ہوئے کالا بادل
حسن ورا کہتے ہین کیا حضرت عیسا بادل
شب معراج مین تھا عرش معلا بادل
تھا تری عام رسالت کا گرجتا بادل
کہ جو نکلا تو جھکائی ہوئی کاندھا بادل
ہاتھ گلزار سخاوت مین برستا بادل
میرے ایمان مفصل کلمہ ہی ہے مجمل
صرف تیرا ہو بھروسا تری قوت تری ال
شکل تیری نظر آئے مجھے جب آئے اجل
کہ مری جان ہی کو جو چلتی ہے تو چل
گوشۂ قبر نظر آئے مجھے شیش محل
میرے ہمراہ چلے راہ عدم مین مشعل
عارض شاہد محشر ہوا گر حسن عمل
کہین جبریل اشارے سے کہ ہان بسم اللہ

چھوڑ کر مسکدۂ ہند و صنم خانۂ برج
بحر امکان مین معمول عربی در یتیم
رشک سے شعلۂ رخسار کے روتی ہی برق
چشم انصاف سے دیکھا آپکے دندان شریف
آمد و رفت مین تھا ہمقدم برق براق
دین اسلام تری تیغ دو دم سے چمکا
تو وہ فیاض ہی کہ در پر ترے سائل کی طرح
محسن اب کیجیے گلزار مناجات کی سیر
ہی تمنا کہ رہے نعت سے تیری خالی
ہو مرا ریشۂ امید وہ نخل سرسبز
نام احمد بزبان سر بلا ہم بصدر
دم مردن یہ اشارہ ہو شفاعت کا تری
مہربان ہے نکیرین کہین گھر ہی ترا
حذف ہون میرے گناہان ثقیل و خفیف
صف محشر مین ترے ساتھ ہو اندراج
سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل

آج کعبے مین بچھاتی ہے مصلا بادل
رحمت خاص خداوند تعالی بادل
برق کو منھ پہ چھپائے ہوئے پیلا بادل
در یکتا ہی ترا اگرچہ یگانا بادل
مرغزار چمن عالم بالا بادل
یا اوٹھا قبلے سے دیتا ہوا کاندھا بادل
فلک پیر کو لایا دیے کاندھا بادل
کہ اجابت کا چلا آتا ہی گھرتا بادل
نہ مرا شعر نہ قطعہ نہ قصیدہ نہ غزل
جسکی ہر شاخ مین ہین لعل اک پھول مین پھل
لب پہ ہو صل علی اول مین عز و جل
فکر فردا تو نکر دیکھ لیا جائیگا کل
نہ اوٹھانا کوئی تکلیف نہ ہونا بیکل
آئین میزان مین جب اعمال صحیح و مختل
ہاتھ مین ہو یہی مستانہ قصیدہ یہ غزل

**قطعہ تاریخ منشی امیر احمد مینائی لکھنوی متخلص بہ امیر**

نعت مین حضرت محسن نے قصیدہ لکھا
جسکا ہر شعر ہے گلزار خان کا اک گل
ہاتھ آیا مجھے تاریخ کا مصرعہ یہ امیر
ہے محبوب رسل شمع سبل ناصر گل
۱۲ ۹۳

خاتمۃ الطبع بعد حمد حضرت رب العلا جل جلالہ و نعت جناب محمد مصطفی عم نوالہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین الی یوم الدین کے واضح ہو کہ یہ مجموعہ از اہیر متنوعہ اعنی مستنبوعہ نعتیہ محاسن سمی بہ **گلدستۂ محسن** تصنیف لطیف ہزار داستان گلستان سخن دہی جناب مولوی **محمد محسن** کاکوروی وکیل عدالت مینپوری مطبع فیض منبع نامی و عظامی جمہور جناب منشی **نول کشور** واقع دار السرور کانپور مین ماہ نومبر ۱۸۸۰ء کو مطبع بخش مشام عاشقان حضرت خیر الانام ہوا صلی اللہ علی خیر خلقہ کا نعرہ زبان زد خاص و عام ہوا